

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ الدِّينَ اَمْنٌ مِّنْهُ وَكَوَلُوا الصَّلٰتَ سَجْدَةً لِّمَوْلٰیهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
بیشک وہ جو ایمان لائے اور اپنے کام کئے عنقریب ان کے لئے جہنم محبت پیدا کر دیگا (مریم، ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارۃ مستودیہ

اِنَّ الدِّينَ اَمْنٌ وَعِلْوٌ الصَّلَاةُ سَجْدَةٌ لِّمَوْلَانَا سُبْحَانَكَ يَا مَوْلَانَا
 بیٹک وہ جو ایمان لائے اور اسے کام کئے عنقریب ان کے لئے جہن مجت پیداکر دیکارمیم، ۱۹۶

امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
 ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ایک ایسے مسیحی بیہ کراچی
 بتعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
 اسلام آباد جمہوریہ پاکستان

حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
تالیف و ترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تخلیص و ترجمہ نقاظ	علامہ مفتی عبدالرحمن نقشبندی
کاتب	شاہ محمد چشتی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودیہ کراچی
مطبع	نبی عماد پرنٹنگ پریس
طباعت	۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

ملنے کا پتہ:

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۷۶۱۳ ۷۳ ۷۴
- ۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- ۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی
- ۵۔ شبیر ادرس، اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

علمائے

اسلام کے

م

احمد رضا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سخنہائے گفتنی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس اللہ سرہ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۱۰ سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریزی مصنف کے رسالہ لوگ وارثم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (مفسر سنہ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اکراچی، نے شائع کیا جس کو علی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے ادارہ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر معارف رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا ان میں یہ قابل ذکر ہیں۔۔۔۔۔ حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب الشیخ اسکامہ، جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب رحمہ مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت بھٹل صاحب اور مولانا شاہ تراب الحق صاحب دامت عنایتہم۔۔۔۔۔ راقم ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان بحنین کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے بارے میں میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہر گزیر شخصیت کو علمی حلقوں میں متعارف

کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں وہ نہ ضبطِ تحریر ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پیمانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی بہت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہل علم کے سامنے بحسن و خوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مد نظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ ذرا ہم کر دیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (محققین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے۔ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب و رسائل قلمبند کر چکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں یہ کام وہی کر سکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہر وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریروں کو منظر عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و مقبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر پختاوردہ نہ کرے، بھلا اللہ! ڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر دل نشیں ہو سکتی ہے اور نہ معیاری۔ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پرخلاص اور علم سے بھرپور باتیں، ان کا ہمدردانہ رویہ اور دل نشیں اندازِ متنی طبع، ان کی حقیقت افزو ز علمی و تحقیقی تحریریں اور اندازِ بیاں، ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ رائے، ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعار زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو جنتوں سے مالا مال کرے، آمین۔
حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اوپر ذکر کر چکا ہوں، ۱۹۸۱ء میں موصوف نے

جناب شفیع جہان، جناب حاجی عبد الغفار صاحب، جناب عبد المجید صاحب
 جناب عبد اللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا
 محمد جمیل! حمد نبی مہاجر۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے
 اور میں بارگاہ رب العزت میں ان حضرات کے لیے دعا گو ہوں۔ اے اللہ!
 ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم
 فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و محنت میں، علم و فکر میں، اولاد
 میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیے
 بھی دست بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی
 فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان
 سب کو اپنے حبیب حبیب سرور کائنات، محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 علیہ وسلم کے طفیل دوسلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں
 مزید استقامت و پختگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر سید ریاست علی قادری رضوی

ڈائریکٹر

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

کراچی (پاکستان)

۱۳ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

۱۴ اگست ۱۹۸۱ء



حرف آغاز

عالم اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ احرار میں، حمام احرار میں، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المتینہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

الصوارم الهندیہ، مقالات یوم رضا، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، البیضان، انوار رضا، امام احمد رضا اور باب علم و دانش کی نظر میں، مجتہد الائمہ، جہان رضا، خیابان رضا وغیرہ کتب بھی عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے، اس پر بکثرت علمائے اسلام نے تقاریر لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ بریلی میں محفوظ رہیں، حسن اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریر کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں دستیاب ہو گیا۔ راقم نے سلسلہ کے اوائل میں ان تقاریر کی تدوین کا کام شروع کیا اور اب بحمد اللہ تعالیٰ یہ تقاریر نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی بے شمار زیادہ نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابل توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریر کا اس انداز سے لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے

تاثرات قلبیہ کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہارِ خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا اس طرح مرکزِ نگاہ بن جانا بجائے خود فضیلِ عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و اولیاءِ غلامانہ پھرتے ہیں۔

تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۶۴ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول، راقم نے ۳۸ مقرظین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے، نقول کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ فارمین کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ قلب بند کر دیا گیا ہے، یہ کام راقم کے کرمفر بافضل حلیل مولانا عبدالرحمن تنزی (خطیب جامع مسجد ہاشم آباد، ٹکسٹ، سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے، آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری نذیب انلی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا ہم کو ممنون ہونا چاہئے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں۔ انہوں نے پاکستان میں پہلی محققین کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ ۱۹۸۱ء میں بریلی گئے اور وہاں سے نبیغرام احمد رضا مولانا خالد علی خاں (مستند دارالعلوم مظہر اسلام، بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں اجیمز پراپ کے رسالہ لوگاریتم (مطبوعہ لندن ۱۹۷۸ء) کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو تشریحی اور تنقیدی و تخلیقی نوٹس پر مشتمل ہے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ سالہ لوگاریتم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال ادین یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلب بند کیلئے جو معارف رضا (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء) میں شائع ہوا ہے)۔ متذکرہ بالا چالیس قلمی حواشی کے علاوہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف ارسال کیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سید یاسر علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک فائل نظر سے گذرا جس میں امام احمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریر محفوظ تھیں، انہی تقاریر میں سے بعض تقاریر کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شاہ تعالیٰ عقیدت مند این امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ وہ کتب و رسائل جلد از جلد منظر عام پر لائیں جن کا اہل علم و فکر کو غرض سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، بٹھوڑہ (سندھ)



مکتبہ المدینہ

مشمولات

۱۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	انتساب
۲۴		عکس نخطوطات الدولۃ المکیہ و الخیوض المکیہ
۲۸		عکس قصیدہ عربی قلمی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	حسین امام احمد رضا
۸۸		اشارہ پر علمائے اسلام
۹۲		عکس تقاریر
۱۲۹	مولانا عبدالرحمن تنوی	تلخیص و ترجمہ تقاریر
۱۹۲		مطبوعات مرتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتبہ المدینہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افتتاحیہ

عالم اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاحد نور اللہ من ہذا الجبین

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں“

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ عالم اسلام میں اس محل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ ندوہ میں امام احمد رضا کا فتوے تصدیق و توثیق کے لئے علماء اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوئی، جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی عربی تصانیف، مستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تقاریظ لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۸۰، ۷۰ علماء اسلام نے اپنے تاثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے۔ تفصیلات آگے آتی ہیں۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۹ھ / ۱۸۷۸ء

میں ہوا تھا، ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علماء اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شیفتگی کا ثبوت دیا، وہ باعث حیرت ہے۔ ————— چند تاثرات ملاحظہ ہوں :-

حافظ کتب الحرم شیخ بنغیل بن خلیل مکی جو مکہ معظمہ کے ایک جدید عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :-

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم ۛ

” لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے“

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولة المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-
شیخنا العلامة المسجد ۛ

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے
کہتے ہیں :-

بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً و صدقاً ۛ

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی درویری الدولة المکیہ پر اپنی تقریظ
میں لکھتے ہیں :-

امام الائمة المسجد لهذه الامة ۛ

اور حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی الدولة المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے
کہتے ہیں :-

ۛ مکتوب محررہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

ۛ امام احمد رضا خاں : الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۵ء، ص ۶

ۛ امام احمد رضا خاں : حلم الکربین، مطبوعہ ہجرت ۱۹۷۵ء، ص ۵۱

ۛ امام احمد رضا خاں : الدولة المکیہ، ص ۶۲۲

بعد نمازِ عشر صاحب ترجمہ در مسجد خیف تنہا توقف نمود، در آں جا
بشارتِ مغفرت یافتہ سلم

ترجمہ) ”۱۲۹۹ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے
اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالرحمن
نیرج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر اور دوسرے علوم میں سند لی۔
ایک روز نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز
کے بعد امام شافعیہ بن صالح حمل اللیل نے سابقہ تعارف کے بغیر
مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں یہ تک
آپ کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا :-

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پایا ہوں“

اس کے بعد امام شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلہ قادریہ
میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازتِ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا
نام شیخ الدین احمد رکھا، سند مذکورہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک
کیا رہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ حمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہبِ
شافعیہ میں مناسک حج پر ان کے رسالے جوہرۃ مصنیہ کی دوروز میں
شرح لکھی اور اس کا نام النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المصنیہ رکھا
جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحسین و
آفرین کی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے
آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشر کے بعد مسجد خیف میں تنہا قیام کیا

باعث اجر جزیل و ثواب جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پاس۔

روزِ اول دو بیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے، جب بطور انموذج حاضر کئے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منتفع و متمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیان مذہب ہو جائے۔ فقیر نے اقتالِ امر لازم اور یہی امر فرصت حاصل کے ملائم دیکھ کر تاریخ ہفتم ذی الحجہ (۱۲۹۹ھ) روزِ جاں افروز دوشنبہ یہ مختصر جملے لکھ دئے اور النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المصنیة سے طبع کئے۔

۱۔ احمد رضا: النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المصنیة، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، ۱۲۹۹ھ، ص ۲-۳ (نوٹ) الجوهرة المصنیة، عربی میں منظوم رسالہ ہے اور النيرة الوضیة اس کی اردو شرح اور الطرة الرضیة النيرة الوضیة کے حواشی ہیں، اس کے محشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا، مطبع النور محمدی، مکتبہ میں ۱۳ جمادی الآخرہ ۱۳۰۰ھ کو طبع ہوئے۔ راقم کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے:-

صفحہ ۱ سے ۷ تک الجوهرة المصنیة مع شرح النيرة الوضیة، پھر زیارت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق امام احمد رضا نے اپنے رسالے ابارقة الشارقة علی مارقة الشارقة کا خلاصہ شامل کیا ہے، یہ صفحہ ۷ سے ۲۲ تک پھیلا ہوا ہے پھر امام احمد رضا کے حاشی الطرة الرضیة صفحہ ۲۳ سے ۴۷ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

امام احمد رضا نے حاشی بانند از جدید آخر میں جمع کئے ہیں جس طرح آجکل تحقیقی مقالات میں درج کئے جاتے ہیں امام احمد رضا کی طبع ایجاد پسند نے وہ طرز ایجاد کیا جو آجکل رائج ہے۔

ان کی نگارشات و درجہ دیکھ کے حجاب سے بہت اونچی میں ہمارے محققین نے ہرگز کا حد تو نہیں کی۔

الغرض حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا جواب بذاتی شاندار لغارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کر دی اور پھر علماء عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے آثار قلمبند کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:-

- ۱۔ فتاویٰ الحکیمین رجعت، ندوة المین (۱۸۷۷ھ/۱۸۷۷ء)
- ۲۔ المستند المعتمد فی بنارحیة الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)
- ۳۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء)
- ۴۔ الاجازة الرضویة لمجل مکة البهیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۵۔ الاجازات المتینة لعلماء ربکة والمدینة (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۶۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۷۔ الفیوض المکیة لمحبة الدولة المکیة (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجلایاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑ سکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہو سکیں۔

- ۱۔ فتاویٰ الحکیمین، ندوة العلماء (بجارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلمبند کئے گئے، یعنی ۱۶ اشوال ۱۳۱۷ھ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۷ اشوال ۱۳۱۷ھ طلوع فجر سے پہلے پہلے سودہ اور مبینہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

فما هو الا شغل عشرين ساعة
وعنها الى السجدة ولا كل يفسد

فما كان ذا الا بتوفيق ربنا
له الحمد حمد ادا ائمايتا بد له

یہ استفادہ فتویٰ تقریباً ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بنا پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے۔

۲۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف العقائد المنتقدہ (۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے المعتمد المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات و حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ ————— ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳۷ علماء نے اپنی اپنی تقاریر اور تصدیقات ثبت کیں۔ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا نقاب کیا ہے اور اپنا مطلع نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تنبیہ ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات و احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۳۔ الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں ۳۲۲ھ کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

۱۔ عبد الحکیم اختر شاہ جہانپوری : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ، ص ۳۰
۲۔ فتاویٰ الحرمین : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء میں شامل ہے ، عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے ، تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۳۔ یہ متن اور حواشی لاہور اور استانبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مستود
تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں حرمین ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء۔ مستود

پہلے حصے میں مسئلہ علم غیب پر فاضلانہ بحث کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہوئے بڑے معقول اور دل نشیں انداز سے اپنا موقف بیان کیا ہے دوسرے حصے میں دیگر چار سوالات ہیں۔

جب یہ کتاب علمائے عرب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے بڑی پذیرائی کی اور تقریباً ۷۷ علماء نے اس پر اپنی تصدیقات لکھیں۔ پیش نظر کتاب انہیں تقاریر کی تقریب رونمائی سمجھتے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس کتاب میں مندرجہ مسئلہ غیب سے متعلق امام احمد رضا کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کیونکہ یہی مسئلہ وجہ نزاع و اختلاف ہے لیکن اگر حقیقت سمجھ لیا جائے تو کم از کم ایک معقول انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔ امام احمد رضا کے افکار کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ علم ذاتی محیط اللہ کے لئے ہے، علم عطائی غیر محیط مخلوق کے لئے۔

۲۔ علم مخلوقات قسماً ہی، علم الہی غیر قسماً ہی۔ دونوں میں نسبت ناممکن، کجا مساوات کا دعویٰ۔

۳۔ علم ذاتی واجب للذات اور علم عطائی ممکن۔

ملہ سب سے پہلے اقتائے حریم کا تازہ معلقہ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء، بریلی اسکے عنوان سے لدولۃ المکیہ کا خلاصہ شائع ہوا اور اس میں ۲۰ تقاریر کا خلاصہ شامل کیا گیا۔ بعض مخالفین نے الدولۃ المکیہ کی عدم اشاعت کی وجہ سے عوام و خواص میں اس کے مذہبات کے متعلق غلط فہمیاں پھیلا دی تھیں اس لئے ضروری ہوا کہ فوری طور پر اس کا خلاصہ مع تقاریر پیش کر دیا جائے چنانچہ مندرجہ بالا عنوان سے ۱۹ شعبان ۱۳۲۸ھ کو یہ خلاصہ در رسائل سنت جماعت منظر اسلام (بریلی) کے اجلاس میں تقسیم کیا گیا، الدولۃ المکیہ کا اصل متن اور تقاریر بعد میں بریلی سے شائع ہوئے چنانچہ ۱۳۳۷ھ / ۱۹۵۵ء میں پہلی بار کراچی (پاکستان) سے الدولۃ المکیہ کا جو متن شائع ہوا ہے اس میں علماء عرب کی ۶۰ تقاریر اور امام احمد رضا کے حواشی شامل ہیں پھر ۱۹۷۷ء میں کراچی ہی سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، اس میں تقاریر نہیں، صرف متن اور حواشی ہیں۔

۴۔ وہ ازلی، یہ حادثہ ————— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ————— وہ زیرِ قدرت
 نہیں، یہ زیرِ قدرت الہی ————— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء —————
 اس کا تغیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علم کل اللہ کو سزاوار ہے اور علم بعض رسول اللہ کو ————— مگر بعض بعض میں
 فرق ہے ————— پانی کی بوند بھی 'بعض' ہے اور سمندر کے مقلبے میں
 دریا، بھی بعض ہے ————— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔
 ۶۔ مخالفین کا بعض، بعض دتوہین کا ہے اور ہمارا بعض، عزت و تمکین کا جسکی
 قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علم ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علم عطائی پر ایمان لانا
 ضروری ہے کہ قرآن کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ————— پورے
 قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا
 جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان
 نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے کفنی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے
 پڑھا ہے، کسی صاحب عقل سے متوقع نہیں ————— صاحب عقل اس کے
 علم کا اعتراف کرے گا اور کبھی یہ کہہ کر اس کے علم کو ملکا نہ کرے گا کہ اس کے
 علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح
 پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو
 متناہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرت الہی اور حادثہ مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ
 آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے
 ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۲۲ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

والپی کے بعد ۱۳۲۵ھ میں اس پر حواشی تحریر فرمائے جس کا تاجی عنوان یہ ہے :-
 الفیوض الملکیہ للمحب الی ولہ الملکیہ ۱۳۲۵ھ

۵۳۔ الاجازات الرضویہ لمجل بکۃ البیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتینہ
 لعمار بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان کلمات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے
 علماء اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علماء اسلام نے
 امام احمد رضا کو لکھے ۵

۶۔ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدہام (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ
 ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے
 استاد مولانا حامد محمود جدادی نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء امام احمد رضا کے سامنے
 پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں
 رسالہ کفل الفقہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے عربین کے سامنے پیش کیا گیا
 تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الامام احمد ابو النجیر میرداد
 حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسماعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ
 شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم۔ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاد الاساتذہ
 مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا
 تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر
 امام احمد رضا نے ثانی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھر لکھ گئے۔
 الغرض امام احمد رضا کی شخصیت عربی شریعین اور عالم اسلام میں
 جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چرچا و تفاہن کا اندازہ

۵۔ الفیوض الملکیہ کا ایک قلمی نسخہ سید یاسر علی قادری (دکڑچی) اور مولانا خالد علی خاں (ابریلی) کی عنایت سے
 راقم کو ملا، اس کے بعض صفحات کا عکس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مستود
 ۵۔ یہ دونوں مجلے، رسالے رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ میں شائع ہو گئے ہیں۔ مستود

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالاتِ زندگی اور ان تعاریف سے ہو گا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

احقر محمد سعید احمد

۲۱ جادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، بٹھنڈ (پنجاب)
(پاکستان)

۲۷ اپریل ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک وہ زمانہ تھا جب سرزمین عرب میں بلکہ دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شہرہ درود و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے یہاں اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب ”الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ“ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریظ کی گویا تقریب رونمائی تھی جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاذ شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی :- ”الامام احمد رضا والعالم العربی“ (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰ برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :-

- (۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسمعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مکی۔ (۱)
- امام احمد رضا بریلوی کے بہت سے عرب خلفاء تھے۔ (۲) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ ایچ۔ شاہ نے ذیق مقالات قلم بند کئے ہیں :-
- (۱) علامہ شیخ احمد خفراوی ہاشمی (۲) شیخ عبداللہ ابو الخیر میر داؤد
- موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابو الخیر میر داؤد اور میر داؤد خاندان

۱۳ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو نل ایکسپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ :

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔ (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔ (۳)

پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مفتی شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی (۶) نے اپنی کتاب ”الطالع السعيد المنتخب من السلاسل واسانيد“ (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا یلوی کا ذکر کیا ہے (۷)۔۔۔۔۔ دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا یلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور محبین کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۵ء (۲) سید الس یعقوب کتبی ملنی : اعلام من ارض النبوة، جدہ ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحنی قزاز : اهل الحجاز بعقہم التاريخی، جدہ ۱۹۹۴ء (۴) عمر عبدالجبار : سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرآن الرابع عشر للهجرة، جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ڈاکٹر بکرمی شیخ امین : الحركة الادبية فی المملكة العربية السعودية، بیروت ۱۹۸۵ء (۶) زہیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مكة المكرمة، جدہ ۱۹۹۲ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہریونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان ”الامام احمد رضا و اثره فی الفقه الحنفی“ دوسرے مولانا ممتاز احمد سدید کی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا ”الشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی شاعراً عربیاً“

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری سے اولیٰ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کا فرانس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک دقیق مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھو لیا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین الغفران" کے عنوان سے چھپو لیا (۸)۔۔۔۔۔ پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب التذکاری۔۔۔۔۔ مولد الامام احمد رضا خاں (قاہرہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰) (۲) ڈاکٹر عبد المنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مری ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو سیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر تبیلہ اسحاق چودھری (۳) وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے

والے تقریباً ۲۰-مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام

کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منشور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو

منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "المنظومة السلامية في مدح خير البرية" (۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے

دیوان حدائق غمش کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم

کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰-اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس

منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: "صفوة المديح في آل البيت والصحابه والاولياء"

بقول ڈاکٹر حازم مصری "وبدن ادنى شك عمل علمي كبير" اور اس کا سر ابھی ڈاکٹر حازم

صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے

وہی ہیں جس کا موصوف نے المنظومة السلامية کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"ولولا ما كان لي ان اعرف ما عرفت ولا اكتب ما كتبت"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا :

جامعہ ازہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاذ ازل کلیۃ اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان ”نظارہ روئے جانا کا“ مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرۃ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کرتا جا رہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ کی پھڑک گئے سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا۔۔۔۔ ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنادیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین۔

حواشی وحوالہ جات

- (۱) محمد شہاب الدین رضوی : علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی، ۱۹۹۶ء
- (۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرۃ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب و افریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)
- (۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵
- (۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۶۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحبِ ذلے شیخِ علوی مالکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا ریلوی لور آپ کے صاحبِ ذلے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا بلکہ راقم نے تو ۱۹۹۳ء میں دولتِ کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دستِ مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور ازراہ شفقت و کرم ثرقہ لباس پہنایا، مسعود

(۷) محمد بن علوی مالکی: الطالع السعيد، ص ۹، ۱۰۲

(۸) ”بہائم الغفران“ رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجدد محمد رضا خاں، العالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب، مصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ اذہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شہلی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶- جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیارہ زبان میں پڑھایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶- دونوں بھی ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷-۷-۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو متن ہے (۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۳)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ ”معارف رضا“، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۵ء کے ادارہ میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سیکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب ”امام احمد رضا اور جامعہ الازہر“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ مسعود

(۱۳) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الادب اور معانی الآثار، لکھنؤ ۱۳۸۵ھ، ص ۲۰، ۲۹۸، ۳۰۶، ۳۰۷

(۱۴) ماہنامہ ”معارف رضا“ کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۵ء

حیات امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

بہار العلوم والادب

امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا تقی علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۸۰ء) اور جدِ ماجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و عرفاء میں شمار کئے جاتے تھے (۱) امام احمد رضا بریلوی نے اپنے لغتہ دیوانِ حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے :

احمد ہندی رضا ابن تقی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۲ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو۔ پی، بھارت) میں ہوئی، محمد نام رکھا گیا مگر جدِ ماجد علیہ الرحمہ نے احمد رضا نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء) ہے (۳) امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حق جہل مجہد کی عنایت کی

بولت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی (۴) امام احمد رضا

۱۰۰ ج ۱ : تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ، ص ۹۸، ۱۹۳، ۵۳۱

۱۰۰ ج ۱ : احمد رضا خاں : حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

۱۰۰ ج ۱ : تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

۱۰۰ ج ۱ : احمد رضا خاں، الاجازات الرضویہ لمجلہ المکتبۃ البیہ (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ، ص ۳۰۸

(مشہور رسائل رضویہ، مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری، ج ۲)

نے اپنی تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف اور دیگر امور پر اپنی عربی تصنیف الاجازات الرضویہ ۳۲۳۱ھ / ۱۹۰۵ء میں روشنی ڈالی ہے، ہم وہیں سے ضروری اقتباسات کا ترجمہ و تلخیص نقل کرتے ہیں، اصل میں یہ وہ سند اجازت ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرمین شریفین کو عطا فرمائی۔

(ترجمہ و تلخیص)

۱۔ ان تمام علوم کی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذہ کرام سے پڑھا۔۔۔۔۔ علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ حنفی، کتب فقہ جملہ مذاہب، اصول فقہ، جملہ مہذب، علم تفسیر، علم العقائد و الکلام، علم نحو، علم صرف، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم منطق، علم مناظرہ، علم فلسفہ، علم کثیر، علم بیست، علم حساب، علم ہندسہ۔۔۔۔۔ یہ اکیس علوم ہیں جنہیں میں نے والدِ قدس سرہ الماجد سے حاصل کیا۔

۲۔ ان علوم کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذہ سے بالکل نہیں پڑھا، پر نقاد علماء کرام سے مجھے ان کی اجازت ہے۔

۳۔ اور وہ پورے دس علوم ہیں :

قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسرارِ رجال، سیر، تواریخ، لغت، ادب مع جملہ فنون۔۔۔۔۔ ان علوم میں جتنے متن، جتنے شرحیں، جتنے حواشی اور جتنے رسائل علماء متقدمین اور متاخرین نے تصنیف کئے ہیں، ان سب کی اجازت ہے۔

۴۔ میں ان سب کی اپنے شاگرد کرام سے روایت کرتا ہوں مثلاً :

(۱) میں سیدنا شاہ آل الرسول الاحمدی سے راوی ہوں۔۔۔۔۔ وہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد شاہ ولی اللہ دہلوی سے۔

(۲) میں اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی علی خان سے راوی ہوں۔۔۔۔۔

الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خود ستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۵۲۶ میں جو اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے دریغے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یا دیگر چھوٹی سی ہے (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے:-

”میں نے ان جملہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانہ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری فکر میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۳) اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دور کریں

۱۔ الاہوازۃ الرضویہ لاجل بحث البیہ (۱۳۲۳ھ) مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم

شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (مختصاً)

۲۔ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مأخذ سے رجوع کریں:

(۱) انوار رضا، شرکت جنفیل لیبٹڈ، لاہور، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۳۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلمی تصانیف و حواشی سید ابی طالب علی قادری صاحب کے پاس لکھی ہیں محفوظ ہیں۔ مستود

۳۔ یہاں امام احمد رضا کی شان تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی فکر ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھتے اور مستعد ہوتی تو نہ لکھتے، فی زمانہ مستعد کتابوں پر لکھنے میں اہل علم بھی احتیاط نہیں کرتے۔ مستود

حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصف اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح، رسالہ قطبہ پر حاشیہ، امور عامہ اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لئے مطالعہ کرتا تھا علاوہ ازیں تیسیر شرح جامع صغیر پر شرح چمنی اور تصریح پر، اوقلیہ کس کے تین مقالوں اور الزیجد الاحد پر اور علامہ شاہی کی رد المحتار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پھلی یعنی رد المحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔ (۱)

امام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو ہارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

”مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبہ دینیات اسلام یونیورسٹی علی گڑھ، بڑے جدید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے کہ جناب ڈاکٹر رضی الدین احمد صاحب (والس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جوہنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

لے احمد رضا خاں : الاجازۃ الرضویہ ، رسائل رضویہ ، ج ۲ ، ص ۳۰۹

نوٹ : رد المحتار کا یہ عربی حاشیہ جلالہمار کے نام سے حیدرآباد دکن (مجلدات) سے شائع ہوا ہے۔
 یہ کی تقریباً پانچ قلمی مجلدات سید ریاست علی صاحب قادری، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مسود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، پھر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبور کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی ریافت ہوتی ہے اور دیگر معنایں کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے داڑھی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی ریافت مسلمہ تھی، ایک تہہ ان کی پروڈانس چانسلری کے زمانے میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ برائلم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ برائلم (WORLD PROBLEM) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے رائے، اس پر برائلم کو مشوں میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم الہی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے، بخیر ان کے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوتِ ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا؟

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہل سنت و جماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر زمانے کی رو میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی بے پناہ ہمت و استقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکری، اسلام کی خاطر اپنی جان و مال اور ناموس و شہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک عظیم ایمان کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

(۵)

اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر رہتی تھی۔ راقم الحروف کو ایک نادر و نایاب عکس دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہوگا۔ اس عکس میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدث وقت تشریف لے گئے ہیں مگر قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عہدے کے بل سنت نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عہدے کے بل بائیں سے دائیں ہیں۔

عامہ وہ سنتِ عظیمہ ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سو آج ہم اپنی

سید امجد علی شاہ: "مسلم یونیورسٹی کی گولڈن جوبلی (۱۹۲۵ء) اور اس کے عہد کے کچھ دیکھنا" مشہور سیرت الہامیہ (کراچی) شاہ اہل بیت ماہنامہ، ص ۱۷۷۔

نوٹ ۱۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلیٰ مہر کی عنایت سے ملا، راقم ان کامنوں ہے۔ مسود

آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ امام احمد رضاؒ اس سنت کی شدت کے ساتھ پیری کی جبکہ ان کے عہد مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ برسرِ عام علماء کے سروں سے صافے اتروا کر کھڑکی وہ ٹوپی پہنائی جو گاناہی سے منسوب کی جاتی تھی۔ اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے شعارِ اسلام کو مشاکرہ، شعارِ کفر کو قائم کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، امام احمد رضاؒ کی زندگی بھی لفظ انتقام سے خالی ہے حالانکہ ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہئے تھا۔ امام احمد رضاؒ کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہوتا ہے جو آپ نے علماءِ عرب کو بیعت اور بعض ادویہ و عملیات کی اجازت دیتے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرمائے :-

بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى دَابُّ هَذَا الْحَقِيرِ

وَدَابُّ مَشَاخِي بِجَمِيلِ الْهَمَمِ فَاَنَا إِذَا ظَلَمْنَا

وَإِذَا نَا أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِنَا أَهْلَ السُّنَّةِ لَا نَأْخُذُ

السَّيْفَ قَطُّ بِأَيْدِينَا وَإِنَّمَا نَجْتَرِي بِالْجَنَّةِ

” بجز اللہ تعالیٰ اس عہدِ خیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی

یہی عادت ہے کہ اگر کُئی بھائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذا پہنچائے

تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ

انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں “

۱۔ محمد سعید احمد : تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۹ھ، ص ۱۳۲

۲۔ محمد امیر شاہ : انوارِ غوثیہ شرح شائع ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۴۸۲

۳۔ احمد رضا خاں : الاجازۃ الرضویہ لبعث مکتبہ البیہ، شملہ، ص ۲۲۰

(۹)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا وہ خود ان کے زمانے میں عفا ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں ترس گئیں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے :-

”امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی (م ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۳ء) کو سند اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کرائی یہ ۱۹ رذی الحجہ ۱۳۳۲ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی تھی

وكان ذلك لتاسع عشر من ذي الحجة

الحدام -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ رذی الحجہ ۱۳۳۳ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے اپنے دست مبارک سے ۱۹ رذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ رذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وكان ذلك لعشرين خلون من ذي الحجة

الحدام -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندرات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(۱۰)

اتباع سنتِ نبویہ اور تقویٰ شکاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

سید مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی انیس کی عنایت سے پسند و ملالت کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔

بے پناہ طاقت و قوت عکس کرتا ہے، جبری اور بے باک ہو جاتا ہے، خدا کے
 سوا کسی کا خوف اس کے فکر و شعور پر مسلط نہیں ہوتا ————— بے خونی اور جرات
 بے باکی کی بہت سی مثالیں امام احمد رضا کی زندگی میں ملتی ہیں مگر یہاں یہ ایک مثال
 کافی ہے۔

جس زمانے میں امام احمد رضا حرمین شریفین میں مقیم تھے (۱۳۲۷ھ /
 ۱۳۲۷ء) ایک نماز جمعہ میں خطیب نے ایک بدعت تازہ ایجاد کی اور
 یہ دعائیہ کلمات اضافہ کئے :

واسم عن اعمام سبیل الاطاب حمزة
 والعباس والابی طالب ؑ

جس وقت امام احمد رضا کے کانوں میں یہ آواز آئی، آپ نے
 بے ساختہ فرمایا :

اللہم هذا منکر ؑ

اور اس بات کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی کہ حرمین شریفین میں ائمہ و خطباء کا
 تقریر حکومت وقت کرتی ہے اور وہ وہی خطبے پڑھتے ہیں جو حکومت
 کے ایما پر جاری کئے جاتے ہیں، اس لئے ان پر تنقید حکومت پر تنقید
 سمجھی جا سکتی ہے جو کسی ناگہانی آفت کا پیش خیمہ بن سکتی ہے —————
 مگر نہیں امام احمد رضا نے سب خدشوں کو نظر انداز کر کے وہی کہا جو
 ان کا دل کہتا تھا ؑ

حیات کیا ہے؛ خیال و نظر کی محبذوبی
 خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گونا گوں

(ح)

پاک و ہند کی سیاست میں تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ تحریکِ ممالات (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علامہ ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکین ہند سے ممالات کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ ہجومِ علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی تک گئے۔ اگے نظر آتے ہیں۔ امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظ کتبِ حرم شریف علامہ سید اسماعیل بن خلیل

امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والعجب من هذه الدياس اعنى الدياس
الهندية كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء
والعلماء والآن صارت ماوى كثرة الجهلاء
والاغبياء

” ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا
کہ وہ کثرتِ فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلاء و اغبیاء کے
ٹھکانے ہو گئے۔“

سہ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں ناظم کا مقالہ فاضلِ بریلوی اور ترکیبِ ممالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، نیز ناظم
کا دوسرا مقالہ تحریکِ آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

علامہ احمد رضا خاں: فتاویٰ احقرین برصغیر ندوة المین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۱، قریب
محمد عبدالمکیم اختر شاہجپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۱۴۴۔

امام احمد رضا اور زبان عربی

(۱)

امام احمد رضا کو عجیب تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی —
 وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جاسکتا تھا — عربی
 جانتا اور بات ہے اور عربی ہونا اور بات — پاک و ہند کے بہت سے
 علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی کہ وہ عجیب ہوتے عربی محسوس
 — ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل ہی سے احمد رضا کی فطرت سلیمہ میں عربی
 ودیعت کر دی گئی تھی — امام احمد رضا کی تصانیف، مکاتیب، سند
 اجازت اور اشعار وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے
 — ان کی ہزار سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر اسوائے چند
 ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاجی ہیں — ان کے فکر و شعور پر عربی کی
 چھاپ لگی ہوئی تھی — امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

۱۔ امام احمد رضا خاں : جد الممتار حاشیہ رد المحتار ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

۲۔ محمد عبدالکریم قادری ، اطائب الصیب علی الرحمن الطیب (۱۳۱۹ھ) ، مشمولہ رسائل رضویہ

ج ۱ ، ص ۲۸۵ ، ۳۲۴ -

۳۔ امام احمد رضا خاں : الاجازات المنیۃ لعلامہ بکتہ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) مشمولہ رسائل رضویہ

ج ۲ ، ص ۲۳۷ - ۴۰۴ -

۴۔ ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری ، مشمولہ انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور

۱۳۹۵ھ ، ص ۵۳۳ - ۵۴۶ -

(ب) مفتی سید شجاعت علی : مجدد الامر ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ ، ص ۷

آئی۔۔۔ اس کا عنوان ہے :

صنوبر النہایہ فی اعلام الحمد والہدایۃ

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لئے عرض کیا گیا کہ گودہ عجمی تھے مگر حقیقتاً عربی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا سنہ ولادت اور سنہ وفات آیات قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبان قرآن کے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے سن ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے سن وفات :-

(ا) اُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَ

أَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْ رَبِّهِمْ (۵۱۲۷۲)

(ب) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَنْبِيَاءٍ مِنْ فَضْلِهِ وَكَوَابِرُ

(۵۱۳۲۰)

امام احمد رضا عربی نظر و نظر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے۔۔۔۔۔ ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۱۲ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے رسالے ازالة الغرہ (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

۱۱ھ امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۳۲۲ھ تک کی معلوم تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب الجمل المحدث لایات المجدد میں جمع کیا تھا، یہ کتاب مطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی، صوفہ پر صنوبر النہایہ کا ذکر ہے۔

مسعود

۱۲ھ، مرقان مجسم : سورۃ المجادلہ ۲۲ - ظفر الدین رضوی، حیات الطحطاوی (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی، ص ۱

۱۳ھ، ایضاً : سورۃ الدہر ۱۵ - حسنین رضا خاں، وصایا مترغیف، مطبوعہ ۲۱

نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ رذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا۔ یہ ساری خط و کتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط مجموعی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املاء اور صرف و نحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے، بر خلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہد عادل ہیں۔

(ب)

صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبان عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (د ۱۳۵۲ھ) صدر شعبہ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر البین کے نام سے ایک فاضلانہ کتاب لکھی تھی جو ۱۳۴۶ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر السلال (قاہرہ) جرجی یلدا کے افکار باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

۱۔ مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط ۱۔ امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط ۲۔ سال اطائب الصیب علی ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسالہ رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا عبدالحکیم شاہجہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۲۴۴ تا ۲۸۵ میں شامل ہے)۔ مسعود

مستقل فن مدون فرما دیا جس کے آثار اگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔
 جب یہ کتاب مشہور مشرق پر فیبر براؤن نے مطالعہ کی تو بیاختہ کیا۔
 ”مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا
 عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا“ لے
 آؤ جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا :
 ”مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر کبھی
 روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا لے
 نواب حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے
 اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے :
 ”جو مضامین المبین میں پڑھے کبھی اس کا واسطہ بھی نہ ہوا تھا
 کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے“ لے

(ج)

امام احمد رضا حس بیاضی اور بنے نطفی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے
 اسی بیاضی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ ہکوتات،
 ملفوظات، سندات ابازت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے
 ہیں۔ مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمجل مکہ البہیمہ
 (۱۳۲۲ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں لگ بھگ اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

لہذا، سیان اثرات : المبین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ ، ص ۳۷

(ب) محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت ، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ، ص ۱۰۰

لے رشید احمد صدیقی : گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدر آباد دکن ، ص ۳۳

لے سیان اثرات : المبین ، ص ۹

لے احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۲ (ترتیب محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری مظہری) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا
 لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظ کتب حرم
 شیخ اسماعیل بن خلیل روزانہ بلا ناغہ عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دو روز مسلسل
 غلاب معمول آنا نہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے :-

هذان يومان ما فتننا بطلعتكم

ولو قدسنا جعلنا أسنا قدما

فالتوا لقاء خليل للعليل شفاء

الاتحبون ان تبروا لنا سقمنا

عود تتعونا طلوع الشمس كل ضحى

وہل سمعتم کربیا یقطع الکرم ما لہ

یہ دو دن ایسے گزرے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو
 تو سر کے بل آتے۔

لوگ کہتے ہیں کہ وہیل یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ بیماری کیلئے
 شفا نہیں چاہتے؟

آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے
 کہیں سنا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے؟

امام احمد رضا کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا

کی عربی حمد منظوم علماء مصر کو سنائی تو وہ پھر ملک گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ
 اشعار کسی فصیح اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں، آئیے آپ بھی اس حمد کے چند
 سماعت فرمائیں :-

الحمد للمبتوح
بجلاله المتفرد
وصلواته وعلی
خیر الانام محمد
والاول والا صلب هم
ما وای عند شدائد
وبین اقی بکلامہ

۱۔ خدائے بچتا کی حمد و ثناء رہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں بچتا و بگاتا ہے۔
۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت ہمیشہ نازل ہوتی ہے۔

۳۔ اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا ٹھکانہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبد الغنی علیہ الرحمہ کی وفات ۱۴۲۱ شوال ۱۳۳۶ھ پر امام احمد رضا نے ۱۰ اشعار پر مشتمل عربی میں ایک قطعہ تاریخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

الموت حق یا لہ من جاء
متیقن والمناس فی الاسلام
انساہم الانساء فی احوالہم
مع ما یرون من آیتہ بولاہ
النقص من اموالہم و شمارہم
والاخذ بالباساء والضرار

عجبا لاخافية غدت مخفية

وبدت من الحضراء والغبراء

الطفل شب وشاب وهو كابد

يلهو ويلعب ناسيا لقضاء

راقم الرضا تار يخه متفائلا

عبد الغنى بجنة علياء له

۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے

بھلاوے میں ہیں۔

۲۔ ان کی موت میں ڈھیل نے انہیں بھلا دیا حالانکہ پے در پے اس کی

نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔

۳۔ ان کے مالوں اور بچوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،

۴۔ عجب اس نہاں یا عیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان و زمین سے

ظاہر ہو رہی ہے۔

۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور روزِ اول کی طرح کھیل کود میں ہے

قضاء کو بھولا ہوا ہے۔

۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ لکھی، عبد الغنی، بہشت

بری میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود ابیر سٹریٹ، لاہور، پٹنہ

کے والد ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰۰ ربیع الاول

۱۳۲۶ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول

چٹنہ پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، ہستم رسالہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں۔

یا اکرم الخلق انت الکریم اکرم القاضی عبدالوحد
قال الرضا فی الدعا حین اسر اس حوالہ القاضی عبدالوحد

(۱۳۲۶ھ)

وہب المتقون من جنات و عیون

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جلیپوری کے جدِ امجد مولانا شاہ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ ارشاد فرمایا۔

قلیل مات الزکی عبدالکریم قلت کلاماً بل احتضی بیدوام
حی عن بینہ فکیف یموت انما المیت ہالک الا وہام
ایموت الذی لہ خلف سلم اللہ مثل عبدالسلام
جبل الدین سراسر بقلمہ فی جبل فور شاخ الاجلام
قلت تاسر یخ عیشہ الابدی دام عبدالکریم خلد کرام

کتاب الطاریح الداری لوفات عبدالباری (۱۳۲۰ھ/۱۹۲۱ء)

مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی لیکچرار شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)۔ نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک دقیق مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم تاخذ کی نشاندہی کی ہے۔

۱۱۱۱ھ ہمارے تحفہ حنفیہ (پٹنہ) شمارہ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ، ص ۲۱

۱۱۱۱ھ

۱۱۱۱ھ مکتوب مفتی محمد برہان الحق، محرمہ ۲۸ جولائی ۱۳۹۶ھ/۲۱ شوال ۱۳۹۵ھ، از جبل پور

۱۱۱۱ھ ملاحظہ فرمائیں النابریضا، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۳-۵۳۴

امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عربی نظم و نثر دونوں میں یکساں روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خود علماء عرب نے گواہی دی ہے اور اہل زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی؟
عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرداد (والدہ ماجدہ امام مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے جب امام احمد رضا کا رسالہ کفل الفقیہ الفہم فی حکام قرطاس الدرہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا :-

الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فاني لست
مثله في العلم والفصاحة وسعة الباع من حسن
سبك العبارة له

۱۔ مکتوب سید اسماعیل بن خلیل (حافظ کتب حرم) مکہ معظمہ، محرمہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ
نام امام احمد رضا خاں (مشہور رسائل رضویہ، ج ۲، ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶۲)
(نوٹ) کفل الفقیہ اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں :-
”بندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطالع علی الفقہ الحنفی و جزئیات
یشہد بذلت مجموع فتاویٰ و کتابہ کفل الفقیہ الفہم فی
احکام قرطاس الدرہم الذی الفہ فی مکہ سنت ثلاث و
عشرین و ثلاث مائۃ و العت۔“

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۶ھ، ج ۸، ص ۴۱)

لیڈن یونیورسٹی (الینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر جے ایم ایس جلیان نے کفل الفقیہ کا مطالعہ کیا تو راقم کو لکھا :-
”جہاں تک کفل الفقیہ کا تعلق ہے، امام احمد رضا خاں کے دلائل کا مودودی کے دلائل سے
تقابل کیا جانا چاہئے، کیونکہ دونوں نے شہود کا رد کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی
بنیادوں پر؟“

(مکتوب انگریزی محرمہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء، نام راقم الحروف محمد مسعود احمد)

سید مامون البری مدنی نے امام احمد رضا کو جادو نگار اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(ا) صاحب القلم الاسعاس والکلم الفائق لطفها نسیم الاسعاس ۛ

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے"

(ب) ابدی معانی مشکلات بیانہ

ببديع منطقة الجواهر انظمت ۛ

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی

لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی سطرین کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :-

كانها جواهر تكونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بيد اكتساب ۛ

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ

زور بازو سے نہیں ملتے"

شیخ حامد احمد محمد جوادوی مکی فرماتے ہیں :-

فوجدتها شذوذاً من عسجد و جوهره

من عقود دس و یا قوت و سبوح جدد ۛ

ۛ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا خاں۔

ۛ احمد رضا خاں: حسان اکبرین مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۷۳

ۛ احمد رضا خاں: رسائل رضویہ (ترتیب محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مغیری) ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۶۶

ۛ احمد رضا خاں: حسان اکبرین، ص ۱۰۱

” تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت

اور زبرجد کی زیلوں سے ایک جوہر “

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطا یا استجوبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول ۹۹۸ء میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام بے تکان سبک درآرید کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجرد ہو تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی۔۔۔۔۔ ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبدالرزاق بن عبدالصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :-

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناشر

” اور سب ناظم و ناشر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے

ہوتے ہیں “

اور شیخ اسعد بن وہبان مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے :-

العلامة الذی افتخرت به الاولیاء علی

الاولیاء و الفہامة الذی ترک متبیان

سحبان باقتل به

” وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا

جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقتل بے زبان

کر چھوڑا “

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے یہ استفادہ
اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور
علمائے عرب بھی ان کی فقاہت کے معترف تھے۔

(ب)

فتاویٰ اکھرمین (۱۳۱۴ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ)، حسان الحرمین (۱۳۲۴ھ)
اور کفل الفقہ القاہم (۱۳۲۴ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے عربین
کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام فقاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی
ان کا ہم پل نہ ہوگا۔ ایسے علمائے عربین کے تاثرات ملاحظہ کیجئے :-
(۱) شیخ آدم بن حیرہ کی فرماتے ہیں :-

ودلت عبارة علي افضل القائل ان
قدوة الامثال له

” اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے علماء کا
جلیل ہے۔“

(ب) شیخ عبدالرحمن دہان کی فرماتے ہیں :-

الذي شهد له علماء البلاد الحرام بان
السيد الفرحان الامام له

(ج) شیخ عبداللہ نابسی مدنی فرماتے ہیں :-

وهو لنا درة هذا الزمان وعزة هذا الدهر
والاوان..... يتيمة الدهر بلا توان له

۱۔ احمد رضا خاں : رسالہ رضویہ (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱ ، ص ۱۵۲

۲۔ احمد رضا خاں : حسان الحرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۸۳

۳۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۲-۹۶

(د) شیخ محمد مختار بن عطار داکبادی لکھی فرماتے ہیں :-

وان المؤلف من سلطان العلماء المحققين
في هذا الزمان وان كلامه كله حق صراح
فكان من معجزات نبينا صلى الله عليه
وسلم اظهر الله تعالى على يد هذا الامام
الواحد له

۱ بیشک مؤلف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی
ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ بہار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات
میں سے ایک معجزہ ہے جو اس بیکانہ امام کے دست مبارک پر حق تقاضا
نے ظاہر فرمایا :-

(هـ) اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واو اخرهم على اقدام او اسلهم بل
التوا بما لم يظهر من او اسلهم وقبائلهم
فهم في الجدد والاجتهاد اسيد من اهالي

۱۔ احمد رضا خاں : الدولة النكية ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۷۰

امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رخنوی بہاری (م ۱۳۸۶ھ) نے امام احمد رضا
کے افادات حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الافصادۃ الرخنویہ رکھا، اس کا نقلی نسخہ
مولوی محمود احمد قادری امددہ احسن المدارس، کانپور کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی
فرماتے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تجر و تمیق کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل بالموسمی (معرفہ
مولانا افتخار احمد قادری و مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی قاضیانہ
کتاب محمد والامۃ (مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء/ ۱۳۹۹ھ، ص ۶۹-۹۸) رسالہ مذکورہ کے ہم اقتباسات نقل کئے ہیں۔ مسعود

اکثر البلاد

”ان کے پچھلے، اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں بلکہ وہ لائے ہو اگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش و اجتہاد میں بڑھ کر رہے۔“

(۱) شیخ محمد یسین احمد انجیری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-
کیف لا وهو امام المحدثین
”کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں“

(۲)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء بحرین کی نظر میں امام احمد رضا قدوة الامثال تھے، یکتائے زمانہ تھے، سلطان المحققین تھے، سلطان المجتہدین تھے اور امام المحدثین تھے۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا امام الفقہاء اور امام المحدثین تھے۔ ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ محدثین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، یہ شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو پتہ دھوی صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوت حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لئے۔

۱۔ امام احمد رضا خان : الدولة المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۷۲

۲۔ امام احمد رضا خان : رسائل رضویہ (ترتیب محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱، مطبوعہ لاہور ، ص ۱۳۸

۳۔ ظفر الدین رضوی ، حیات اعلیٰ حضرت ، مطبوعہ کراچی ، ص ۳۶

مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پہلی بھیت (یوپی - انڈیا) میں اپنے دوست مولانا دہی احمد محدث سورتی (م ۱۳۳۷ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب عقود الدریہ فی تنقیح الفتاویٰ اکادمیہ کا ذکر نکل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں جلدیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواب فرمایا:۔
 ” اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو مہینہ تک تو جہاں کی عبادت کی ضرورت ہوگی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشا اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔“

اس قسم کی بجز العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا، اس سے پہلے کی صدیوں میں بھی نظر نہیں آتی، سوائے صدرِ اول خیر القرون۔ اور اس کے قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی جہرت انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب (م ۱۳۷۷ھ) سید اسماعیل بن حلیل نے بیان تک فرمادیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حاشیوں یا وہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

استی لا یقدر علی مثلہا اکثر الحفاظ

” ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔“

امام احمد رضا کی اسی میثانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف کی تے کا تھا:۔

الذی افتخر بوجوده الزمان

” وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔“

(۵)

امام احمد رضا اپنی فقہانہ آن بان میں علمائے عرب و عجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابلِ توجہ ہے۔
نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی عظیم سید مظہر کشیج جمال بن عبد اللہ بن عمر حنفی سے زمانہ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نہ دے سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

انصحا مانتہ فی اعناق العلماء واللہ
تعالی اعلم لہ

”علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ جانتے والا ہے۔“

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا کافی جواب دیا اور رسالہ کفیل الفقہ الفاہم تصنیف فرمایا مفتی حنفیہ عبد اللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی تمکنا اس سوال کا جواب نہ دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفیل الفقہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھڑک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

ایمن کان شیخ جمال بن عبد اللہ من هذا
النص الصریح لہ

”شیخ جمال بن عبد اللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟“

امام احمد رضا کی اسی فقہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی محکمہ مظاہر) اپنے دورِ قضاۃ کے ایک ایک کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں لگے گئے؟

لہ احمد رضا خاں : ملفوظات ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ ، ص ۱۳۷-۱۳۸

لہ احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۱۹

لہ ایضاً : ص ۲۱ (لمخصاً)

امام احمد رضا کے فتوؤں کی شان یہ تھی کہ جب حافظ کتب حرم شیخ اسماعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ بیکار اسٹھ :-

واللہ اقول والحق اقول انہ لو ساراها ابو حنیفة
النعمان لا قرت عینہ ولجعل مؤلفہا من
جملة الاصحاب لہ

” قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے “

(ھ)

یہ تو ۱۳۲۵ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۵ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گزرے تو وہ دل و جان سے گردیدہ ہو گئے — — — ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

ندوة العلماء (لکھنؤ) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۸۵ سالہ جشن تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی مہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلینۃ الشریعہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعه فتاوی الامام احمد رضا
البریلوی ؟

حاضرین نے بات سنی ان سنی کر دی — — — الجامعة الاشرفیہ (مبارک پور، عظیم گڑھ) کے استاد مولانا محمد سلیم اختر الالہی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے متعارف ہوئے، جواباً پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے پیسے کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جود دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور مسلم پرنسپل لار کے مصنف پروفیسر ۱۹۲۷ء میں جے پور کے پارسی سیکرٹری آف اسٹڈیٹس کھمبھاتا کے ہاں ہمارے ہاں مسٹر کھمبھاتا نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے انا بیق علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مورخ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) مسٹر کھمبھاتا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سنئے۔

"ہندوستان میں فقہ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہ حنفی میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی لکھی گئیں، ایک فتاویٰ عامگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ"۔

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا :-

علامہ محمد حسین خان غفرلہ : امام احمد رضا، باب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ آباد، ص ۱۹۱-۱۹۲ (الحاشیہ نمونہ : سیدین بنوری، ۱۰ بابینہ کے پروفیسر جے ایم ایس بلیمان (شعبہ علوم اسلامیہ) کتب فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مستورد

علامہ مکتوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ، جنوری ۱۹۸۱ء، از سہم آباد

جعلک اللہ من النحسین ۱۷

” اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپ نے
حاشیہ ابن عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو محسنین میں شامل
فرمائے۔“

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق
ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

ونرجو ایضاً من حضرت کما ان ترسلوا لنا

بعضاً من تالیفکما العربیۃ ۱۸

” آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائیں گے۔“

علماء عرب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر
یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پر
لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے
کہ عالم اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فتاہت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ
پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم آشکار ہو سکے۔

۱۷ مکتوب سید اسماعیل بن علی، محرمہ ۱۲۹۱ھ رذی الحجہ ۱۳۲۵ھ بنام امام احمد رضا۔

۱۸ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرمہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا

۱۹ ۱۹۷۷ء میں مولانا ارشد القادری (سیکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ، انگلستان)

نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فتاہت پر

ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں، پھر ۱۹۷۹ء میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری

مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ

یہ مقام اسلامک پبلی کیشنز سنٹر، پٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانا کے موصوف نے ازراہ عنایت اسکا

ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور عنوان ہے فقیر اسلام

(بقیہ صفحہ آئندہ)

مقام امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و نگہدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر ان کے عہد میں کیا، ہنی میں بھی شاد ہی نظر آتی ہے۔

علماءِ حرمین شریفین میں نہ صرف علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ ان سنداتِ اجازتِ حدیثِ بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرمین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حرمین نے آپ کو بھیجے نیز خود امام احمد رضا کے طعوظات سے ان کے

— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی دقیق ہے اور قابلِ مطالعہ، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی فعالیت اور علمیت سے باخبر نہیں۔

مستود

مفتی سید شجاعت علی قادری (دارالعلوم نعیمیہ کراچی) نے مجددِ الابرار کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی دقیق مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر پہلو کے متعلق تصانیف پیش کی جائیں، ان کی زندگی ایک بحرِ ناپیدِ اکابر ہے۔ مستود

لکھ احمد رضا خاں: الاشارات والامتناء، مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

لکھ احمد رضا خاں: اللفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۴۱

صاحبزادے کی نگارشات اور علماء عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے۔
حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :-

(ا) بل اقول نوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدقا

"بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی

کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔"

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی در دیوی مدنی فرماتے ہیں :-

(ب) امام الامۃ المجدد لہذا کا الامۃ لکھ

"اماموں کے امام اور اس امت مسلمہ کے مجدد"

مجدد امت شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا

اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیت کا ملکہ کے آئینہ دار ہیں ————— مجدد

وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چار دانگ عالم میں اس کا شہرہ

ہوتا ہے ————— آئیے دیکھیں مولانا سید امون البری مدنی کیا فرماتے ہیں

(ج) فهو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوحده

کیف و فضلہ اشہر من ناس علی علم

"وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں

کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

۱۔ امام احمد رضا خاں : کفیل الفقہ الفہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۲ تا ۸

۲۔ امام احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ (۳۹۲ھ) ، ج ۲ (۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور

۳۔ امام احمد رضا خاں : حسام اکھمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۱

۴۔ امام احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۶۲

۵۔ مکتوب سید امون البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

جو ہیاڑ کی چوٹی پر چلائی جاتی ہے۔“
اور مولانا فضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعمق و تفکر اور دلائل و براہین کو
دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں:-

(د) الدالة على سوسخ علوم المؤلف العالم
العلامة الفهامة الذي هو في الاعيان بمنزلة
العين في الانسان له

”یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مولف عالم علامہ، فاضل قہامہ ہے

اور علامہ میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ“

واقعی مجددِ عصر کی حیثیت اپنے اعیان و اقراں میں ایسی ہی ہوتی ہے
جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ انسان کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتی
تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلہ علماءِ صریحین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا
کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(ا) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میر داؤد عینی کی وجہ
سے امام احمد رضا کے پاس نہ آ سکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا
کی زبانی رسالہ الدولۃ المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا
نے ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا تو جیساختہ ارشاد فرمایا:-

انا قبل امرج لکما نانا قبل نعالکم ۛ

”ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں“
(ب) مکہ معظمہ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل امام احمد رضا

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں اور تعظیم بحالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔“

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اس وقت علم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ — آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :-
(۱) **مسئلہ** میں حج بیت اللہ شریف کے موقع پر چند رفیقوں کے ساتھ مولانا سید محمد علوی (مکہ معظمہ) کے در دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :-

نحن تلاميذ تلاميذ اعلیٰ حضرت
مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ
اللہ علیہ

تو سید محمد علوی سر و قد کھڑے ہو گئے اور ایک ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اور پھر فرمایا :-

نحن نعرف بتصنیفاتہ وتالیفات
حب علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ
” ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ
جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے عناد
بدعت کی نشانی ہے۔“

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر رسیدہ بزرگ علامہ
شیخ محمد مغربی اکبر انری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر

ایک ایک سے لنگیر ہوئے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :-

”حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے معاصر

اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں

اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں“ لے

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے

امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو ان کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :-

”میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے اچھی طرح

یاد ہے کہ علمائے عرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملنے تو ان کی

دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی

ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا“ لے

امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین

متاخرین پر گہرے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینہ علم و

عرفان ہے۔ ان کا ہر فتوہ ایک تحقیقی مقالہ کا حکم رکھتا ہے، ان کے فتوے جو

بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں، اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق

مدون کئے جائیں تو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جاسکتے

ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوئی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمیٰ بنام تاریخی شرح المطالب فی بحث ابیطالب (۱۳۱۶ھ) ہے، مشکل سے ۵ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے مختصر مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تصنیف، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے۔
ان کا وجودِ سعودیہ و عالم اسلام یا مخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اوپر پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جاسکتے چنانچہ جب ۱۳۱۶ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا اخوندجان بخاری مجاہدِ حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الامیری الى هذه العجالة النافعة فانها

وان امکن تحریرها من غیر المؤلف الامعی

التحریر لکنها مما یستبعد انتہا ما فیما

ذکرہ من زمان قصیر لہ

”کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، مجال ہے کہ ذکی الطبع اور
ماہر علوم مصنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی لکھ سکے، مگر یہ بات بعید
ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔“

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی
مثلاً الدولۃ الکبیرہ ساڑھے آٹھ گھنٹے میں مکمل ہوئی اور کفیل الفقیہ
القائم دودن میں مکمل ہوئی۔

(۷۰)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں
مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف
میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا
پیغام لے کر آتا۔ مولانا رحمان علی نے ۱۳۵۵ھ میں اپنی کستاب
تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے
بارے میں لکھا ہے:۔

تصانیف دسے تا ایں زماں ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ اند ۳۵

۳۵ ۲۶ رادر ۲، رذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

۳۵ ۲۱ رادر ۲۳، محرم الحرام ۱۳۲۲ھ

۳۵ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ: ۳۵۶ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے حیات اعلیٰ حضرت مرتب کی
اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کے موصوف لکھے ہیں:

یہ تصنیف تذکرہ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف ہیں مدح و تحقیر
کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا مفصل بیان حیات اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں
آتا ہے۔“

امام احمد رضا نے ۱۳۲۴ھ میں علمائے عربین کو سند است اجازت جاری کی پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضا نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ العطا یا السننویہ فی الفتاویٰ السننویہ کی ساسات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں ۱۔

محرم ۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے مولانا عبد المجید آبادی کی فرمائش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا: المجلدات المعتبرات لآلیفات المحدث (۱۳۲۴ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ پٹنہ غالباً سنہ مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں سچا علوم و فنون پر امام احمد رضا کی ۳۵ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰۰ عربی ہیں ۲۰ فارسی میں اور ۱۲۲۳/۲ دو میں۔

مولوی ظفر الدین رضوی نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے:۔
 " یہ مجموعہ مع ذیل بعض آلیفات اصحاب و احباب محترم
 ۱۳۲۴ھ تک سطر سے تین سو تصنیفیں ہیں، میں نہیں کہتا کہ سب
 اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں
 میرے پیش نظر ہیں، فضل خدا سے امید واثق ہے کہ اگر نقص نام
 اور تمام قدیم و جدید کتابتوں پر نظر عام کی جائے تو کمابیش پچاس
 رسالے اور کتب ۱۔" ۱۔

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۴ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ حسن المدارس قدیم، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس فقہاء لاہور) کو لکھا:۔

”مجھے آپ نے سپے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں محل المعدود کو محل لفصل کر دیتا، اعلیٰ حضرت قبدہ کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتبہ مارہرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبہ عربیہ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں“۔

۱۳۹۶ھ میں ماہنامہ المیزان، (بیبی) کا شاندار امام احمد رضا نمبر شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے شائع ہونیوالی ایک ضخیم کتاب انوارِ رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے۔
امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کے تلمیذ رشید علامہ مفتی محمد اعجاز ولی قادری رضوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ۱۰۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التصانیف العالیۃ و التالیفات
الباہرۃ الی بلغت اعدادہا فوق
الالف

اور مولوی محمد احمد رضوی قادری (تلمیذ اکابر مختار الدین آرزو ابن مولوی ظفر الدین

۱۔ مکتوب مولانا محمد احمد قادری، بحرہ ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد یحییٰ اترتسری

۲۔ المیزان (بیبی) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۶-۳۲۵

۳۔ انوارِ رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۳۹۶ھ ص ۳۲۸-۳۳۸

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف مجدد الامہ (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ کے ص ۱۹۳)،

۲۰۶ امام احمد رضا کی ۱۶۳ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مستورد

۴۔ مفتی سید ابوالحسن: المعتمد المنتقد (۱۴۰۰ھ) مع تالیف امام احمد رضا، المعتمد المنتقد ۱۴۰۲ھ (مطبوعہ لاہور) ۲۶۶
(ضمیمہ از محمد اعجاز علی خاں)

حنوی خلیفہ امام احمد رضاؒ نے لکھا ہے :-

”آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النحر کی شرح لکھی، یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں۔“ ۱

بہر کیف امام احمد رضاؒ کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضاؒ کی بہت سی تصانیف تو اب تک شائع بھی نہیں ہو سکیں، چنانچہ دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۳۴ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی ۲۔ امام احمد رضاؒ کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور اعظم گڑھ، انڈیا میں مکمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد سلیم اخترؒ نے اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

”فاضل بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو الجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی۔“ ۳

(۵۱)

امام احمد رضاؒ کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبان عربی میں سیر دست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱۔ الفضل الموبی فی معنی اذاحیح الحدیث فرمذہبی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

۲۔ محمد احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶

۳۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۳۹۶ھ

۴۔ محمد سلیم اختر : امام احمد رضاؒ باب علم و دانش کی نظریں، مطبوعہ لاہور آباد

۱۳۹۶ھ، حاشیہ، ص ۲۲

(معرہ مولانا افتخار احمد قادری)

۲۔ فتاویٰ اکبرین برجت ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۳۔ المستند المعتمد (۱۳۲۰ھ) ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ) ، مطبوعہ کراچی

۵۔ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدائم (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور

۶۔ حاتم اکبرین علی منکر کفر و المین (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۷۔ الاجازۃ المتینۃ لعلما ربکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۸۔ اعلیٰ الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۹ھ

۹۔ جہالمناہر حاشیہ رد المحتار (زیر طبع ۱۳۹۹ھ) ، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

زبان عربی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں،
آخری کتاب جہالمناہر کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-

اس جوان لوجردت تعلیقاتی من ہوا مشہ
بلغت مجلدین مع ان فیہا ما ہی ایملوات
وحو زلت علی اسفارہ او علی فتاوی
او تحذیراتی لہ

”مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو
دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،
اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارت بھی
کئے گئے ہیں۔“

مولانا محمد لیلین اختر اعظمی نے اپنے مکتوب ۱ محرمہ ۶ اپریل ۱۳۷۹ھ /
۱۹۷۹ء میں یہ خبر دی ہے کہ جہالمناہر حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے، اس میں

شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابل مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علماء عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔

امام احمد رضا پر کام کی فہرست

(۱)

امام احمد رضا کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت اس امر کی مقننی ہے کہ عالم اسلام کی جامعات میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے۔ اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہو گیا، عربی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ خات یو۔ پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا۔ تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد مونس امرتسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوئی، سلسلہ سے اس نے اپنی مساعی کو تیز کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، عربی اور انگریزی میں بھی ایک دو سلسلے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے تلمیذ رشید سید محمد محمد بخش چھوچھو کے فرزند ارجمند و جانشین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بمبئی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۶۷ء میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلا نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں۔ دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکتِ حنفیہ لمیٹڈ (لاہور) نے انوارِ رضا کے نام سے ۷۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (جلد ۳۹) شائع کیا، مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کلم کیا ہے، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قصوری اور مولانا محمد مرید احمد حیشی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابلِ قدر کام کیا ہے، ہندوستان میں مولانا محمد حسین اختر عظمیٰ اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے۔

(ب)

سرلی میں غالباً سب سے پیسے ازبر نویری سٹی (قاہرہ) کے پروفیسر انجی الدین لوائی

۱۵۰) ڈاکٹر محمد اسد نے ہر احمد رضا پر کتاب میں کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوارِ رضا (ص ۳۴۹-۳۵۲) میں شامل ہے، اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

مسعود

(ب) راقم بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔

مسعود

۱۷۰ جناب محمد صادق قصوری نے خلفائے علی حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد مرید احمد حیشی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے مشہور فضلاء کے تاثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظرِ طباعت ہے۔

۱۸۰ مولانا محمد حسین اختر عظمیٰ نے امام احمد رضا ۱۰۰ باب علم و دانش کی نظر میں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۱۹۶۷ء میں لاہور سے طبع ہو کر مبارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے، مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا سالہ الفضل الموصیٰ، عربی میں منتقل کیا ہے،

مسعود

یہ رسالہ ششماہ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔

نے مسلک اہل حدیث ہونے امام احمد رضا پر ایک دقیق مقالہ لکھا جو مشہور جریہ مشرق (قاہرہ) کے فروری ۱۹۷۵ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ————— جزوی طور پر مفتی محمد اعجاز دلی خاں نے المستند المعتمد، مطبوعہ لاہور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۷۴، ۲۸۱) اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اجلی الاعلام مطبوعہ استانبول ۱۹۷۵ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۳) اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معربہ رسالے الفضل الموبہی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کیے ہیں۔ ————— لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مفتی سید شجاعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الائمہ کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۳۹۹ء میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۳۹۲ء سے قبل امام احمد رضا پر عربی میں ایک مقالہ بعنوان الاستاذ احمد رضا خاں بن الفقہاء الاصولین تخریر فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجپوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسائل رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے، یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۳۹۲ء اور ۱۳۹۳ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ تمام حصے بالترتیب ۱۳۹۲ء، ۱۳۹۳ء، ۱۳۹۵ء میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷۰)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۳۹۵ء میں شائع ہو گیا ہے۔ ————— مغربی دنیا کو

امام احمد رضا کے متعلق کچھ نہیں معلوم، ۱۹۳۷ء میں لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس۔ بلیان کو امام احمد رضا کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا :- (ترجمہ)

”مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں احمد رضا خاں کے نام تک سے واقف نہیں۔“ ۱

تعجب ہے کہ شعبہ اسلامیہ کا کونڈیشن اور جہانگیرہ استاد امام احمد رضا سے بے خبر ہے، اس کی اس بے خبری نے راقم کو انگریزی میں مقالہ پیش کرنی کی طرف متوجہ کیا۔ ۱۹۳۷ء میں پروفیسر موصوف کو جب یہ مقالہ بھیجا گیا تو انہوں نے لکھا :- (ترجمہ)

”بلاشبہ یہ بات تعجب خیز ہے کہ ڈبلیو۔سی۔ اسمتھ کی کتاب انڈین اسلام ان انڈیا اور ایم عجیب کی کتاب دی انڈین مسلمز میں امام احمد رضا کا ذکر نہیں کیا گیا، بالعموم بریلوی تحریک کی طرف کم توجہ دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ تحقیق کرنا ہے۔“ ۲

پروفیسر موصوف ایک دوسرے خط میں مغربی فضلاء کی بے خبری پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- (ترجمہ)

”یقیناً ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ تحقیق کرنی ہے اور یہ بات قابلِ افسوس ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے بارے میں جو پیش رفت ہوئی ہے ہمارے مغربی فضلاء و محققین عام طور پر اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ میرے ملک (ہالینڈ) میں مصر کی طرف عام توجہ مرکوز ہے جبکہ آپ کے ملک پر ابھی تحقیقات نہ ہو سکیں۔“ ۳

۱۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء از لیڈن (ہالینڈ)

۲۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء از لیڈن (ہالینڈ)

۳۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۹ء از لیڈن (ہالینڈ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلی، امریکہ) کے شعبہ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر باربرا امٹکان نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:

MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP

IN INDIA 1860-1900 (BERKELEY, 1974) .

اس مقالے کے اٹھویں باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۹ء میں راقم کی نظر سے گزرا، فاضلہ موصوفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا نہ کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم و اضافہ کر لیں گی۔ — جناب غلام سرور صاحب (صدر المنتظرون الباکستان لادعۃ الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں لہ

(۵)

ملت اسلامیہ اور عالم اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں خصوصاً دنیائے عرب پر، چودہویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ — وہ ہندی ہوتے ہوئے عربی تھے۔ — اگر یہ امام و جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے جبریت انگریز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں دب کر رہ گئے، پس ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہو اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سر دست آنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے قلمی علمی ذخائر کے عکس سے کہ پاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ ہائے علوم اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو!، اے دانشورو! اور ماں اے محققو! امام احمد رضا کی روحِ ثم کو بپا کر رہی ہے۔۔۔۔۔ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کہ گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کہیں افسوس ملتے رہ جائیں۔

اختر محمد مسعود احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج
مٹھہ، (سندھ)
پاکستان

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۷ھ
۲۴ اپریل ۱۹۸۶ء

ماخذ مراجع

ابن عابد بن محمد بن بن عمر :	عقود الدیہ فی تفتیح فتاویٰ اکھاریہ (۱۲۳۸ھ)
ابو الحسن علی ندوی :	نزهة الخواطر و حجة المسامح و النواظر، مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد ہفتم، سال ۱۳۹۵ھ
احمد رضا خاں، امام :	الدلائل الحکیمہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۱۲ھ)
" " :	حالات بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی
" " :	رسائل رضویہ، ج ۱ (مرتبہ دوم)، محمد عبد الحکیم اختر مظہری مطبوعہ لاہور سال ۱۳۹۲ھ
" " :	رسائل رضویہ، ج ۲ (مرتبہ دوم)، محمد عبد الحکیم اختر مظہری مطبوعہ لاہور سال ۱۳۹۲ھ
" " :	افیض المکیہ لمحج الدولۃ المکیہ (قلمی)، سال ۱۳۲۵ھ
" " :	کفل الفقیہ الفاضل فی احکام قرطاس الدیہ اسم (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور
" " :	حب الہمتار عاشیہ رفاختار (قبل سال ۱۳۲۲ھ)، مطبوعہ حیدرآباد دکن
" " :	حکم اکرمین علی منکر الکفر والین (۱۳۲۲ھ)، مطبوعہ لاہور سال ۱۳۹۵ھ
" " :	النیر الوسیفی شرح الجوبۃ المفیدۃ (۱۳۹۵ھ)، مطبوعہ لاہور، مطبوعہ عبدالکبیر صاحب

احمد رضا خاں ، امام :	اختصار مستندینا رنجاة الابد (۱۳۲۰ھ) ، مطبوعہ لاہور
	مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
" " :	افضل المومنین فی معنی اذا صح الحديث فهو مذکور (۱۳۱۳ھ)
	مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
" " :	اجلی الاعلام ان الضمیت مطلقاً علی قول الامام ،
	مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
" " :	الخطایا المتنبوہ فی الفتاوی الرضویہ ، ج ۵ ،
	مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	الاجازۃ الرضویہ لمجل مکتب البہیہ (۱۳۲۳ھ) ، مشمولہ
	رسائل رضویہ ، ج ۲ ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	فتاوی اکرمین برجستہ ندوة الین (۱۳۱۶ھ) ، مشمولہ
	رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	المفرد ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی
" " :	صور الثبایہ صفحہ اعلام اکبر والہدیہ (۱۲۸۵ھ)
	(قلمی)
" " :	الاجازات الثمینیۃ لعلنا ربک والمدينة (۱۳۲۴ھ)
	ترتیب مولانا حامد رضا خان ، مشمولہ رسائل رضویہ
	ج ۲ ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	شرح المطالب فی بحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) مشمولہ
	رسائل رضویہ ، ج ۲ ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
محمد مولا :	سوانح حضرت حضرت امام احمد رضا بریلوی ، مطبوعہ لاہور
مولانا :	سوانح حضرت مولانا محمد رفیع الدین ، مطبوعہ لاہور
	وہابی شریف مطبوعہ لاہور

حسین احمد دہلوی : سفرنامہ شیخ الہند ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

رحمان علی ، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو صحابہ الیوب قادری) ،

مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ

” ” ” : تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ کھنڈ ۱۳۳۲ھ

رشید احمد صدیقی ، پروفیسر : گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف ، سید : البین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

شرکت حنفیہ : انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

شجاعت علی ، سید مفتی : مجددِ الامہ ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ

” ” ” : مجموعہ رسائل ، حصہ اول ، مطبوعہ کراچی

” ” ” : مجموعہ رسائل ، حصہ دوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۳ھ

” ” ” : مجموعہ رسائل ، حصہ سوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۵ھ

ظفر الدین رضوی ، مولانا : حیاتِ اعلیٰ حضرت (۱۳۵۷ھ) ، مطبوعہ کراچی

” ” ” : لعل المعبد لتالیفات مجدد ، مطبوعہ ٹیپہ ۱۳۲۷ھ

” ” ” : الافادات الرضویہ (قلمی) مرتبہ مولوی محمد احمد قادری

عبدالحی کھنوی ، حکیم : نزہۃ الخواطر و ہجۃ المسامح والتواظر ، جلد ہشتم ،

مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۰ھ

غلام مصطفیٰ ، مولانا : سفرنامہ مریدین طہیین ، مطبوعہ بنگلہ دیش

محمد شیرشاہ ، مولانا : انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

علاء الدین دہلوی ، پروفیسر : اصل برائیوں اور نیک موالات ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ

” ” ” : تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

” ” ” : مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

عبدالحی کھنوی ، حکیم : تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

نجم سودا سحر، پروفیسر : تحریک آزادی ہند اور السواد الاظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
 " " : کلام الام (قلی، مولفہ ۱۹۷۸ء)
 محمد جیلانی : مولانا سید : المیزان (امام احمد رضا نمبر) مطبوعہ ممبئی ۱۳۹۶ھ
 محمد صادق قسری : خلفائے اعلیٰ حضرت (قلی، مخزنہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور)
 یسین اختر مصباحی : مولانا : امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظائیں، مطبوعہ الآباد ۱۳۹۷ھ
 محمد سیف رضا خاں، مولانا : الطاری الداری لغوات عبدالباری (۱۳۳۹ھ) مطبوعہ بریلی۔
 مرید احمد چشتی : مولانا : خیابان رضا و جہان رضا (ذیر طبع) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ رب العالمین
 والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد
 وعلیٰ آلہ الطیبین الطہارین
 اجمعین
 بعد

امام احمد رضا

اور

علامہ تاسلام

اشارہ علمائے اسلام

مکہ معظمہ

تاریخ و سن کتابت

احاطہ گرامی

- ۱۔ عبدالغنی بن السید احمد مفتی مالکیہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۸
- ۲۔ اسماعیل بن خلیل، حافظ کتب الحرم ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۹
- ۳۔ حسین بن محمد، مدرس حرم شریف مدینہ منورہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۷ء ۱۱۱
- ۴۔ محمد کریم اللہ صاحب چکی (بخط محمد یحییٰ) ۱۵ رجب ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء ۱۱۲

مدینہ منورہ

- ۵۔ محمد بن محمد بن محمد خیر الساری عباسی مدنی ۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۲
- ۶۔ تیسع بن المصطفیٰ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۶
- ۷۔ عبدالقادر علی الحسینی الخطیب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۷
- ۸۔ عبدالکریم ابن التازی بن عزیز التونس ۱۱۸۴
- ۹۔ عبد اللہ احمد اسعد الکلیلانی الحسینی الحنبلی ۱۳۰۰
- ۱۰۔ علی بن علی الرحمانی، مدرس حرم نبوی ۱۳۲۰
- ۱۱۔ غلام حیدر صاحب مدنی ۱۳۳۰
- ۱۲۔ محمد بن سید الواسع الحسینی الادریسی ۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۲۴
- ۱۳۔ محمد زوفیق الاویانی الانصاری ۱۲۵۰

- ١٥- محمد يعقوب حبيب، مدرس حرم نبوي، ذي القعدة ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ١٥- محمد حسين بن سعيد، رمضان المبارك ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ١٦- محمود بن صفيه المدرسي المدني، ٥ ابريل الثاني ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ١٦- محمود علي عبد الرحمن ثوبل مدرس حرم نبوي، يوم ربيع الاول ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ١٨- مصطفى ابن الثاني في التواني الثاني، مدرس حرم نبوي، ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ١٩- موسى علي اسحاق الازهرى في الهندى، يوم ربيع الاول ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ٢٠- داية الله بن محمود بن محمد سعيد في الجرس، يوم ربيع الاول ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ٢١- حسين احمد كحياتي، مدرس حرم نبوي، ذي القعدة ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ٢٢- يوسف بن اصيل انبساطي، ٤ شهر ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م

شام

- ٢٣- احمد رمضان، ١٢٢٩هـ
- ٢٤- عبد الحميد بن بكرى العطار الشافعى شيخ، ١٢٢٩هـ
- ٢٥- محمد آفندي الحكيم، صفر ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ٢٦- محمد امين سويدى الشافعى، ١٩ ابريل الثاني ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م
- ٢٧- محمد امين السفرجلاني و امام و مدرس، جامع مسجد حقدار، ٢٢ صفر ١٢٢٩هـ / ١٩٠٩م
- ٢٨- محمود بن سعيد العطار، ١٥٢هـ
- ٢٩- محمد تاج الدين بن محمد بدر الدين الحسنى، ٩ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٩١٤م

- ۳۰۔ محمد یوسف بن محمد الدین ابن احمد
اشیر بالکلی -
۱۵۵۰ رمضان المبارک ۱۲۲۹ھ / سالہ ۱۵۵۰
۳۱۔ محمد عطار الشیخ
ربیع الاول ۱۲۳۳ھ / سالہ ۱۵۶۰
۳۲۔ محمد القاسمی، شیخ، مدرس مدرسہ عثمان
۲ رمضان المبارک ۱۲۳۹ھ / سالہ ۱۵۷۰
۳۳۔ محمد یحییٰ لفتی نقشبندی
۲۱ صفر ۱۲۴۲ھ / سالہ ۱۵۸۰
۳۴۔ محمد یحییٰ لکتنی احسنی، مدرس
۱۵۹۰
مدرسہ دار اکبریت -
۱۶۱۰ صفر ۱۲۴۹ھ / سالہ ۱۶۱۰
۳۵۔ مصطفیٰ بن محمد آفتاب الشیخ
شیخ مدرسۃ البدایہ
۱۶۴۰

مصر

- ۳۶۔ ابراہیم اعظمی الشافعی
۱۶۸۰ (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)
۳۷۔ عبدالرحمن المدنی الحنفی
..... (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)

عراق

- ۳۸۔ محمد سعید بن عبدالقادر قادری نقشبندی
..... (مدرس اولیٰ مدرسہ حنفیہ الامام اعظم)

کتابخانه

[illegible]

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ

مشیت مع "یمنہ طلیت" بحکمہ خدایہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين هم خير منكم في الدنيا والآخرة
والذين هم خير منكم في الدنيا والآخرة

عن جناب سيدي خاتمة الفتاوى والحدائق الحاج علي بن محمد النعماني سيد المكنى وشيخي
علي الاطلاق والدي ومولاي و... عندي اعز من نفسي نفسي الله المستجير
ومتعنا بجانته وجعله ذخرا لي لموت في الحاد بجاه سيد العباد صل الله تعالى عليه
بعدلتم ايدينا ايمه والقرض باقدانكم بعد تقبيلها طاب...
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته او لا اسأل عن الشهادة الحبيبة ايها الله عن...
بجاه سيدنا محمد ص... سلم سيد البرية ثانيا سيدنا العزيز فارقتك والطلب بغيرك
بذلك ولكن بعد حلم لي بام بل صرحت في نفسي مقدما الرجوع اليك ثانيا مقدما على
الذهاب اليك... ثم غيرة ان ذهبا في قدما رضى وريا وخوفا من الله ان يسألني عن
ذلك لاني اعلم يقينا ان الواجب... واخاف عليهم حفظها من كون
سؤالا يحق عليكم والا كنت رزقت... من جمل وسفرا وسأله استغنى
ذلك وهذا الفقير وصلت... المحنة قريب الصلاة ووجدت الشايع...
في الزينة روق... جاء الى المحطة... سنة عربي ليلا حسب ما ذكرت له في تلغرافي
من... انما في ذراع وكنت... ان اهل البيت... و... في...
اخرجهم من البيت... في... فحصل في من ذكرا ثم وقلت انفسى...
على الناس في كل موضع نكوبا... واللي مانت اعلم ذلك والرجل...
ينام معي وباكل وهو اولاده وقاعون بما لا يزد عليه من نعمة وسؤال الخاطر
في كل حين وان فجزه... افضى... اعدا الجنان وبما موري قدر رتبة
في اميل يقوم... بنام نحو ساعتين ثم في الليلة... والخلو ثم...
الصبح وينام الى الساعة... في... ما هو فيه من... وسعة...
على رجال لا... ولا... من ذكر الله... لا يحبه ويرضاه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد فقد كما اعت
هذا الكتاب المسمى بالدرة المكية بالمادة الغيبية تأليف
العلامة العالم السني الكامل الشيخ أحمد رضا خان الهند
البريلوني فوجدته أجمل برهان ساطع وأقوى حجة
قائمة كظهور المنير بين ياد دليل وانما انوف المحدثين
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص فهو حق وصدق
صار جميع النصوص ومن فاضل المؤلف في جميع ما كتبه فهو مجموع
ومدقوع كما لا مزيد وجزى الله عنا خير المؤلف والشيخ به
الشيخ يوسف النبهاني فقد كفانا المسونة في كتابيه شواهد الحق
في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وحجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فعليك
بمراجعة الكتابين تهدي وتضيء في من الموقنين ولا حاجة إلى طلب
النصوص فلم يبق لكل من السليبي إلا الرضا والقبول وبه اعلمت
الواقف عليه ولله أسأل أن يكثر من أمثال المؤلف الشيخ أحمد
رضا خان وجزى الله علماء المسلمين عنا خيرا وأجزل لهم اجرا
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين
كتبه الفقير إلى عفو ربه وضوايفه الحسين بن محمد بن علي بن
محمد بن الحسين بن علي بن محمد بن علي بن زيان بن علي بن محمد
ابن نصر بن أحمد بن يحيى بن أحمد بن عبد الله بن عبد الواحد بن
عبد الكريم بن عمر بن محمد بن عبد السلام بن شيش بن أبي بكر
ابن علي بن كزومة بن عيسى بن سلام بن مزور بن حيدة بن محمد بن
أدريس بن إدريس بن محمد الله الكامل بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي
ابن أبي طالب رضي الله عنهم أجمعين وعنا بهم آمين اه
في صفر الحرام ١٢٤٢ هـ في المدينة المنورة بانوار سافرة على الصلاة والسلام
حسين بن محمد بن الحسين بن علي بن محمد بن علي بن زيان بن علي بن محمد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله
وآله أجمعين

أما بعد فإحدى فضليات سيدنا الأستاذ المقيم الشيخ محمد زعيم الله عز وجل
السلام عليه وآله ودعائه عازله عنهم عرض اخذنا أول تلغراف
وثاني تلغراف يخصه المودة الملكية وقال فضيلة الأستاذ الشيخ
عبد الحميد أفندي كطار أرسلها إلى فضيلة المفتي أفندي لرحل
أن يقرظ عليها وإن شاء الله تعالى قريبا يا أحد محاربينا
يا حمارنا أرسلها لكم مع بلوغ سلامنا الوفاء بلوغ بجانابكم
عند حضرة شيخنا وولده الشيخ محمد تاج الدين أفندي
ومضة الشيخ عبد الحميد أفندي كطار به علم السلام
عبد الحميد أفندي



بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوى المتيقن القامح لجيش الضلالة المتعنتين
 بالعلماء العالمين الذين جازوا قصب السبق في كل وقت وحسن المحادين من ضلّ لغمر السقيم
 الى الصراط المستقيم بادلته واهله كما فخرت بسبقها الفكر ويحس بها النفوس
 والاصالة والسلام على سجدنا محمد الرحمة المشرقة شمسها في كل زمان وعلى آله واصحابه
 السادة الاغنيان صلاة وسلاما دائمين نستمنح بها الحفظ والامان ابا عبد
 العلم ان معرفة الحقيقة الحميدة قد عجز عنفا سائر البرية وقد ورد عنه صل الله تعالى عليه وسلم
 انه قال يا ابا بكر والذي بعثني بالحق بشيرا لم يعلم حقيقة غير ربي ولذا قال بيده
 اذ ليس القرني رضي الله تعالى عنه ولا صاحب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما رأيتم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 الا لظنه قالوا له ابن ابي قحافة فقال ولا ابن ابي قحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن
 ان زلي رضي الله تعالى عنه قد ادريس رضي الله تعالى عنه ان عليا رضي الله تعالى عنه كان
 مقامه ادرك فخر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعثمان رضي الله تعالى عنه كان مقامه
 ادرك قلبه صلى الله تعالى عليه وسلم وعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك عقله صلى الله تعالى عليه وسلم
 وابو بكر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك رده صلى الله تعالى عليه وسلم وحقيقة صلى الله تعالى عليه وسلم
 الراس المكنون لا يطلع عليه الا الله تعالى وقد قال الامام ابو حنيفة في النظر اليه صلى الله تعالى
 حقيقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اسرار الحق تعالى لا يطلع عليه في هذه الدار
 سوى الرب والله يكشفه اخيره نول ناسي من رسل دله ملك مغرب اذ حقيقة من الراس المكنون
 والله اعلم بالصواب الذي افاد به

وهو الذي عبرت ألبس القرني بالظلم ثم ان المؤمنين يتفاوتون في ادراكهم لكل
 ادرك من ذلك بحسب قربهم من الله تعالى عليه السلام واظم الناس ادراكا الخلفاء
 الاربعة رضي الله تعالى عنهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي كما علم اشبه الناس قربا من الله تعالى عليه السلام
 لكن لما اختلف مقاماتهم اختلف ادراكهم فكل ذي مقام ادرك منه صلى الله تعالى عليه وسلم
 حقيقة توافق مقامه كيف يحتاج العلماء والفقهاء من الانبياء والمرسلين
 وجميع عباد الله الصالحين تسليق من ربه صلى الله تعالى عليه وسلم العلم والحكمة والعارف الربانية
 والاسرار المكنونة والهدى المسترود على الناس في العلم والادراج فكل ما يرد على القلوب
 من التمرات العرفانية والنجاة الحقيقية من ربه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو الهادي
 والهدى لكل من اهتدى وبغيره من الهداية في ربه صلى الله تعالى عليه وسلم وانك لتهدى
 الى صراط مستقيم وغاية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع الانبياء والمرسلين مستودع
 من ربه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو قطب الدار والدين هو معنى الهدى في ربه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو

محمد من المولى بغير توسيط في سجد الوري جملة الخير قد
 تبارك يا خير النبيين والبط في علينا من الغيث الحميم المود

حفظنا من حال الرجاء عنكم

اذا علمت هذا ما علم ان الوهابية قوم جاهلون وعلم الحق خافلون فانهم يقال في حقهم
 ولا على مثالي بعد اخطاء ثم اني قد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية
 تأليف الشيخ احمد رضا

الحنفى القادرى قانه قد بين فيها ما يزيل الالام و يذهب السقم من روع
 المتنافسين و جمع الجاحدين فجزاه الله تعالى خيراً جزيلاً و البقاء فى تحوهم
 سيقاً مسلولاً و صلى الله تعالى على سيدنا محمد الفاتح لما اغلاق و الخاتم لما سبق
 ناصر الحق بالحق و على آله و صحبه و سلم

العبد الحقير احمد بن محمد بن محمد خير

السنارى منشأ و العباسى نسباً

والله تعالى اقامته تحريراني هـ

من شهر جمادى الاخرى سنة ١٣٣٠ هـ بمكة المكرمة



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده

تحيات يامن ازلت بنور فكر العلماء وبياض الفضل
بنظر هذا الدين الحنيفي والناصلين عند الشدائس
المطلع على المصائب وكان بها عليما المنصور عليه راية
تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما وعلى آله الاطهار

وبعد فلما ورثت المدينة المنورة مهبط الامين ونشرت بزيارة عتاب

جنتي المرسلين عليه افضل الصلوات والذكر التسليم كلفتني بعض الاخوان اصلي

اسمى ولهم الحار والشار ان استرح النظر في رياض المؤلف الجليل المستفي

عن الاطراء والخطوب الموسوم (بالدولة الملية في المادة الفقيهية) من تصانيف

علامة الهند بل الاوان مولانا الشيخ محمد رضا خان فلم تسعني الاجابة سؤلهم

وقولهم نسهم فظرت بانظر مستجد السير الى الوطن حسين عن النوازل

والفتن فوجدت التحقيق يتفلا من عضونه وينبوع التدقيق يتدفق من عيون

ولا عرو فالمؤلف المفضل ذو ابداع وفي سائر العلوم لاتسع الخاضع

قباله من مؤلف اجناس جامعة وفصوله مانعة ذو صحح قاطعة

ساطعة لازل ملجأ المستفيدين وكرفايلجى اليه طلاب اليقين بقى علينا

شيئ وهو ما ينب لهذا المفضل من القول بالمداوة بين العلمين فهو محض

افراء واختلاق وكذب ودهتان اوشاهدنا في اثناء المطالعة ما يفتد

هذه الضلالة ولادليل بعد المشاهدة وبالاخير نلنى الى الله عز وجل ان يحفظ

والمؤلف المفضل من الصالحين لهذه الدين والمتكلمين بازيال مستفيدين

اللهم وتفضل على العلماء بالمسيرة على الارشاد الى طريق الرشاد والسداد وعلى تلاميذ

بالمجد والاجتهاد وعلى جامعة المسلمين بجمعهم الى رب العباد واهد جميعنا بالهدى الى ربنا

وحنم لنا بالهدى

محرر في شهر ربيع الثاني سنة ١٣٢٠ هـ
في مدينة الرياض
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله وحده
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فلما ورثت المدينة المنورة مهبط الامين ونشرت بزيارة عتاب
جنتي المرسلين عليه افضل الصلوات والذكر التسليم كلفتني بعض الاخوان اصلي
اسمى ولهم الحار والشار ان استرح النظر في رياض المؤلف الجليل المستفي
عن الاطراء والخطوب الموسوم (بالدولة الملية في المادة الفقيهية) من تصانيف
علامة الهند بل الاوان مولانا الشيخ محمد رضا خان فلم تسعني الاجابة سؤلهم
وقولهم نسهم فظرت بانظر مستجد السير الى الوطن حسين عن النوازل
والفتن فوجدت التحقيق يتفلا من عضونه وينبوع التدقيق يتدفق من عيون
ولا عرو فالمؤلف المفضل ذو ابداع وفي سائر العلوم لاتسع الخاضع
قباله من مؤلف اجناس جامعة وفصوله مانعة ذو صحح قاطعة
ساطعة لازل ملجأ المستفيدين وكرفايلجى اليه طلاب اليقين بقى علينا
شيئ وهو ما ينب لهذا المفضل من القول بالمداوة بين العلمين فهو محض
افراء واختلاق وكذب ودهتان اوشاهدنا في اثناء المطالعة ما يفتد
هذه الضلالة ولادليل بعد المشاهدة وبالاخير نلنى الى الله عز وجل ان يحفظ
والمؤلف المفضل من الصالحين لهذه الدين والمتكلمين بازيال مستفيدين
اللهم وتفضل على العلماء بالمسيرة على الارشاد الى طريق الرشاد والسداد وعلى تلاميذ
بالمجد والاجتهاد وعلى جامعة المسلمين بجمعهم الى رب العباد واهد جميعنا بالهدى الى ربنا
وحنم لنا بالهدى

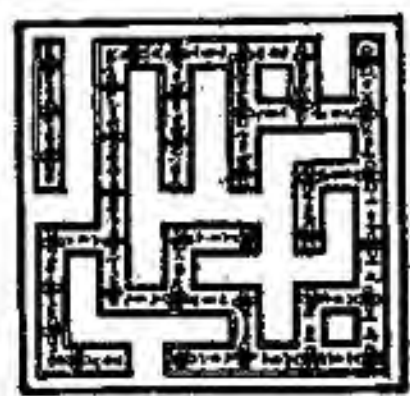
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فلما ورثت المدينة المنورة مهبط الامين ونشرت بزيارة عتاب
جنتي المرسلين عليه افضل الصلوات والذكر التسليم كلفتني بعض الاخوان اصلي
اسمى ولهم الحار والشار ان استرح النظر في رياض المؤلف الجليل المستفي
عن الاطراء والخطوب الموسوم (بالدولة الملية في المادة الفقيهية) من تصانيف
علامة الهند بل الاوان مولانا الشيخ محمد رضا خان فلم تسعني الاجابة سؤلهم
وقولهم نسهم فظرت بانظر مستجد السير الى الوطن حسين عن النوازل
والفتن فوجدت التحقيق يتفلا من عضونه وينبوع التدقيق يتدفق من عيون
ولا عرو فالمؤلف المفضل ذو ابداع وفي سائر العلوم لاتسع الخاضع
قباله من مؤلف اجناس جامعة وفصوله مانعة ذو صحح قاطعة
ساطعة لازل ملجأ المستفيدين وكرفايلجى اليه طلاب اليقين بقى علينا
شيئ وهو ما ينب لهذا المفضل من القول بالمداوة بين العلمين فهو محض
افراء واختلاق وكذب ودهتان اوشاهدنا في اثناء المطالعة ما يفتد
هذه الضلالة ولادليل بعد المشاهدة وبالاخير نلنى الى الله عز وجل ان يحفظ
والمؤلف المفضل من الصالحين لهذه الدين والمتكلمين بازيال مستفيدين
اللهم وتفضل على العلماء بالمسيرة على الارشاد الى طريق الرشاد والسداد وعلى تلاميذ
بالمجد والاجتهاد وعلى جامعة المسلمين بجمعهم الى رب العباد واهد جميعنا بالهدى الى ربنا
وحنم لنا بالهدى

بسم الله الرحمن الرحيم صلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

نحمدك اللهم يا كافيهم يا دهاية يا ذا الجلال والإكرام يا ذا الجلال والإكرام يا ذا الجلال والإكرام
 أرقتهم من رسولهم ونزلهم من علمهم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم
 همة وأنتم بهر همة الله التي أكلت قلبه على سعة عبيد الكون وارتضيت به علمته علم ما كان
 وما يكون وعلى آله وأصحابه الذين قدروا حق قدره في علمته ثم الشدة من الله ومعلمه أهلاً لا مثاقيل
 أما بعد فقد تشرقت بالأطباع على الرسالة المسماة بالدولة الحكيمة بالهامة الغيبية
 التي ألقها الأستاذ الأمام أو النخبة القاضية في يد العبر والزمان وفيه تهيئة الدهر والأول
 الشيخ سيدنا أحمد رستم خان وسرحت النسخة والامعان فيما احتوت عليه من وجبت من
 جواهر معانيها ما يحب الركوع عليه فالهبة في الحقيقة من الالهامة الربانية
 واقتومات السابرة النورانية واقتنا بكتكلمها بحول وتوسل من مناصرة عن حقوق
 سيدنا ومولانا الرسول في احريت عن سبيل الرشاد باصديق مقال وماذا بعد الحق لا الضلال
 وازاحت غمامة الشك والترديد لذكر من له قلب أو الفهم السبع وهو شاهد بجزء الله
 عالفاً في الاسلام والله جزاء الاحسان وكثر الله أمثاله في كل وقت ومكان
 وعندنا بلقيتها بالاذعان والقبول وجادل في براجمه ان يكتب وسمع لسانه ان يقول

الناس بين مشايخ وفناخل والحق يحبس ترهانة الباطل
 وأضواء القمائل يفيضون بها جهاد في رأسه سطم السداد الباقول
 تسان بين منة الله وبر من لا يفتني نهج الكريم العادل
 ما تالفي زمن تراكم زيفه وتشتكلت صور الفضل الشاغل
 لولا اسود واسمور ما جسم لتزلزل الدين القوم بما بلس
 يا بعدا ذا الحبر حسبك نبغة شبت الغليل من الصراخ الاول
 فاصدع بامرك مغما بركا بصر واجهر به في كراخ حافس
 او الرسول بذكر الله وحججه قد فضة مختارة المولى العبد
 واراها ما كنو الغيوب ذكرها ونحالا نقا الجاحد المتكلم
 بجزائركم لا تخرج منة منه وفداق الفرب العاجل
 وانا لا المحسن نور وزباديته في مئة الماوى يا علمي

المفتدين
 كتبه البشير الى
 حاج العلم الشريف
 بالمرحوم النبوي عبد الكريم
 ابن التارخي بن عمر بن
 الترنسار الكوفي
 المخلص اصاب الله
 حاله وبقته في العارفين
 اعله امين



بسم الله والمحمد لله والصلوة والسلام على أشرف خلقه الله وعلى آله وصحبه وسهره وآله أما بعد فيقول العبد
 لربه والفقيه إليه الداعي إلى سبيله والجامع عليه المهكبة السيد أحمد بن محمد بن أبي العباس المصطفى المرحوم البرور
 السيد الشريف الحاج محمد أسعد أفندي به المرحوم البرور السيد الشريف محمد نعمان أفندي به المرحوم الشريف
 السيد عبد الرزاق أفندي الجبلاوي نقيب السادة الشرفاء وغنى الاستدلال وسبح السجادة القادرية بميزة
 مقامه الشام النصل نسب الشريف الطاهر بمحضره جده - سلطانة الدولة - سيدنا عبد القادر رضي الله عنه
 رحمه الله وسبلنا هذه المحبب الأعظم بأنه يكونه وسبلنا إلى الله الله قد كملت الطرف وسرحت النظر. وظاهر
 هذه الرسالة المحوية على نفائس الدرر المباركة البهية السامية بالدولة المكية فحصل في تمام السور ودعوت
 للزلف بمظلم الوجور ارتفاعه المحبب يوم النور ربانه يتقدم الله عز وجل برحمته ويديم عليه سائر نعمته
 ويحبل جوارحه الرضا والقبول ويهدي إليه الهدى والوصول إليه أما وصف تلك الرسالة المعنوية فإنها بعدة آثارها
 مستغنية عما المتع والتقليد المحبب ولذلك ضربت عن الرضاب صفها وطوبيت دورتها كشيء إذا ما غارظ
 الفضلاء بليلة كثيرة أنزلها بأزمنة من الحقبة وجهه يوم بقي علينا شيء وهو ذكر فضل المؤلف سلام الله وأمانه
 رحمة ورضاه فهذا الهنا ما هو مشهور بالعبارة في مشهور من أهل الفضل به فانه ورائه وقد تلاقيته في مدينة الله
 طيبة الطيبة بالرجلة العالمية الصالحية المتعارفة القليلة ولها بالهوى إلى اجتماع وعرف فوصفها لي بأحسنه عليه
 وأكمل وصف ولما شرحت حاله مع هذه محبة السيد الأخيار وأخلص مودته لديه سلطانة الدنيا لم يسعني
 محبة الله الغريب المحب لأمة محبة المحب (هو محب) وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسماع
 قبل حصول الاجتماع وقد تقوم مقام العيون (أعيان الأزانة) والعيون تصفه قبل العيون في بعض الأوقات
 ولا ريب بما أخبر به هذه الخبراته النادرة فانه المعنوية أعني السيد أحمد علي والشيخ كريم الله ونقرا
 المولى لما فيه صلاح الدين والدنيا وما يزيد خبرها تصديقا وبؤبؤ شهادتها تحقفا أنه أنزل كل سر
 يدل على السيرة وأما هذه المؤلفات المندم تدل على علمه الغزير وفضل الكيد ولوانه إخصامه عدلوا
 وانصفوا وإفندي محبة المحبب الشفيق عرفوا لما وسعهم الواسع له والانقياد والقرار بأمره
 عليه ولا انتقاد لكنه ما الذي يرجي من قوم أخطئوا محبة سيدهم ونعيمهم وغفلوا ولمقامه العظيم من لوازمه
 العظيم فطر بل هو عليه وآله أفضل الصلوات وأزكن التسليمات لا يزاغها أي أهل عهله وبجانب كل محبة عقل
 (جاءت قومه عليه فاعلموا) وأغواهم وأبوا الأغصان) ولهم لم يوزعوا هاتولا الأقوام حلول البأس والانتقام
 ولا علة عليه وآله أكمل صلاوة وسلام صفوحه الزلافة قبل للعدوات كريم بلهم بالمؤجبه رزق حليم
 عليه على خلقه الله مثوره دعائه أدوه بقوله اللهم اهد قومي فإزهم مدباروه فزجوه الله لهؤلاء الأقوام
 بيمينه رافته رحمة عليه وآله اجزل الصلوة والسلام التوبة والرفاة على أديانته ولزوم الذوب مع ربه هو السبيل الأول
 في ونقاذهم من التقاؤهم إلى السعادة ودمهم إلى الجنان وأما أنت أيها العالم الفاضل فلا تأكل قوم انك



بالخطبة واللوم فقد كذبهم بحسبهم مخبرا النظر والعيان . وشاهد المراجعة والانتباه . . . حينما أركن
عاري يامه العيب والسب . مالا لبرهت واليه . فخلصت على رقة القدر في الدنيا . وزيارة الأجر في الدنيا
وعلموا المنة والمنة عند الولي . وكان ما فعلوه على نصرتك أقوى دليل . وكرامة لك قد ملك . . . قبل يال
(واذا أراد الله نصره عبده فكانت له أعداؤه انصارا) . وكيفلا (ومعكم برسول لا يخفى عنه آية
الأسد في اجارها نجم) . لا أجوابه تكونه مظهرا لسرفوله صلى الله عليه وآله وسلم (روح القدس مع صبي
ما ناسي عنه رسول الله) . وأنه يؤيدك الله تعالى بروح القدس ايضا ما ناسيت . . . لا الله
عه اولياء الله . ودرخت على الاضداد منصوص . وبعبارة الغاية منظورا . وبعبارة القدس . . .
متحدنا مشهورا . رعلم الهداية على راسك منشورا . بجاه صاحب الرسالة . . . وجزء من ابنه معبد الولي
والله لا . والفائز بها بالوصاله رام على ان نظرها الشريف . وعلى طريقك جميعهم تليهم والطريف
والصديق بالتزويج لخدمة هذا المقام الربيع العال . واقول هذا بكيفك . . . لا الله
قال (محمد صفة اجرت نواله . به طيبة كل الجمال . فيستغنى به عن كل شيء . وهل به بعد برجي نوال)
لهذا ولعلك تفصل اربا الفاضل من شيء . . . وانت برين منه . وهو القول بنسب
علم العالم مع علم الفلوسفة فسد الفرة . . . البديهة المعلوم ضرورة لكل الخاسر . . .
النسبة كماله من ذلك لا يخطر ببال فضلوته التلطف به في المقال . فكيف يتأتى انه محققا لملك
انه يكتب كتاب او يجيره في جواب . او يرتضيه في خطبك . فما هذا منه حيث فيه اننا نساؤه فسادهم
حيال . والله به قال (ان الباطل ليدلكم . ابرز نور الحق وروا . جاء الحق وزهق الباطل . . .
ورما اراد اهل الباطل اخفاء الحق وصنعا فانه الحق عز وجل له . . . وناصرها غمته . . .
الحق نور ليس يخفى ضوءه عتم ولا يطوى هذه سائر تخفيه او هام احمره وصوفي
(انها هم بنينا الحقيقة ظاهر . . . نترادف الانصار رونه الحق وال . . .
(ويقول داعي حضرة انصار الله ابرار لا تترددوا في حصاره وفدى القلوب الحق غير تكبر
(ويضئ محو او ربك قادر) . . . والله رب العالميه . . .
كنه على رقة الله تعالى بطيبة الطيبة العظيمة
مدة زيارة محمد الا عظم سببه كذا نديم من امة محمد
الفقر عليه ربه محمد اسعد كيداني الحسن الحسيني المحمدي
قال في فهم ورقته بقائه ختمه محمد



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لمن اطلق شهوس العرفان في بشار اهل الايمان وهلى واسلم على سره الجامع
 ونوره اللامع وآله والاعقاب الى يوم الرجوع والآخرة وبعد حمد الله سبحانه وتعالى
 علمه بالملامح على الرسالة الغريبة والحققة المعية المسماة بالدولة النبوية بالمادة الغيبية
 في الاله على الوهابية والفرق العارضة في الظلام المزين سعة غايه عليه الضلالة والسلام
 العالم الملازمة والحق الغياضه معدن الفحاسة والبراعة اجلاء علماء اهل السنة والجماعة
 من الرضا والسيات مولودا وراثتنا شيوا احمد ضاحك ادام الله الفع به
 وندوة سعي الزيام بحجة تله عليه السلام والآدم توجدنا شافية كافيته جامعة
 واجبه تدل على خبايا علمه الدبا الهمام وانه من اكار علماء السنة الاعلام
 بعد الله به ~~وولف~~ عولفاته وواعاء علينا وعلى المسلمين من دعائه وبركاته ما
 تركت قولنا لافا في الاسولنا الخايل فله ربه وعلقت سيرة مطالعت ابنا الموف الشيف
 ذير لغير السيف

ما ذا اقول وابتيدي في وصف ذالروض النفس يتبع لفقوده به فلا

يحتاج للتدجين المطير اسرت به كل العلو بقلبتنا اليوم الاسير
 سنا له بين الكدرا عد روضة فباغديس هان ذالمو ليعن
 من كل فائدة عمير ولقد املت فداح مكرى في الطروس ليستير
 بوجهه الذي شئ فهو مفقود النظير ~~يحيى~~ عن كتب الخفاير طويل الويد
 لله د يولف وله التنا الجم الغفير ~~سعد~~ الاول سبقوا وجا ~~وما شفى~~ اللب الكسير
 ولقد ابار جيوش تغليل بهان منير فقيت البارهم منه وما لهم نصير
 لاريب في ان الهمام لفرقة ^{الحق} النهير هذا العري منة من شيف الرسل البشير
 طر عليه وسلا والذكر والحب القدير وانظر مطالعت له تاريخها سن لوظير
 كتبه للهاجر من الدبار العبد ^{المتقى} المزمع في الزمان
 خادم ملا الغدا
 باليوم الاثنين
 ١١٦ ١١٧ ١١٨
 ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠ ٦٢١ ٦٢٢ ٦٢٣ ٦٢٤ ٦٢٥ ٦٢٦ ٦٢٧ ٦٢٨ ٦٢٩ ٦٣٠ ٦٣١ ٦٣٢ ٦٣٣ ٦٣٤ ٦٣٥ ٦٣٦ ٦٣٧ ٦٣٨ ٦٣٩ ٦٤٠ ٦٤١ ٦٤٢ ٦٤٣ ٦٤٤ ٦٤٥ ٦٤٦ ٦٤٧ ٦٤٨ ٦٤٩ ٦٥٠ ٦٥١ ٦٥٢ ٦٥٣ ٦٥٤ ٦٥٥ ٦٥٦ ٦٥٧ ٦٥٨ ٦٥٩ ٦٦٠ ٦٦١ ٦٦٢ ٦٦٣ ٦٦٤ ٦٦٥ ٦٦٦ ٦٦٧ ٦٦٨ ٦٦٩ ٦٧٠ ٦٧١ ٦٧٢ ٦٧٣ ٦٧٤ ٦٧٥ ٦٧٦ ٦٧٧ ٦٧٨ ٦٧٩ ٦٨٠ ٦٨١ ٦٨٢ ٦٨٣ ٦٨٤ ٦٨٥ ٦٨٦ ٦٨٧ ٦٨٨ ٦٨٩ ٦٩٠ ٦٩١ ٦٩٢ ٦٩٣ ٦٩٤ ٦٩٥ ٦٩٦ ٦٩٧ ٦٩٨ ٦٩٩ ٧٠٠ ٧٠١ ٧٠٢ ٧٠٣ ٧٠٤ ٧٠٥ ٧٠٦ ٧٠٧ ٧٠٨ ٧٠٩ ٧١٠ ٧١١ ٧١٢ ٧١٣ ٧١٤ ٧١٥ ٧١٦ ٧١٧ ٧١٨ ٧١٩ ٧٢٠ ٧٢١ ٧٢٢ ٧٢٣ ٧٢٤ ٧٢٥ ٧٢٦ ٧٢٧ ٧٢٨ ٧٢٩ ٧٣٠ ٧٣١ ٧٣٢ ٧٣٣ ٧٣٤ ٧٣٥ ٧٣٦ ٧٣٧ ٧٣٨ ٧٣٩ ٧٤٠ ٧٤١ ٧٤٢ ٧٤٣ ٧٤٤ ٧٤٥ ٧٤٦ ٧٤٧ ٧٤٨ ٧٤٩ ٧٥٠ ٧٥١ ٧٥٢ ٧٥٣ ٧٥٤ ٧٥٥ ٧٥٦ ٧٥٧ ٧٥٨ ٧٥٩ ٧٦٠ ٧٦١ ٧٦٢ ٧٦٣ ٧٦٤ ٧٦٥ ٧٦٦ ٧٦٧ ٧٦٨ ٧٦٩ ٧٧٠ ٧٧١ ٧٧٢ ٧٧٣ ٧٧٤ ٧٧٥ ٧٧٦ ٧٧٧ ٧٧٨ ٧٧٩ ٧٨٠ ٧٨١ ٧٨٢ ٧٨٣ ٧٨٤ ٧٨٥ ٧٨٦ ٧٨٧ ٧٨٨ ٧٨٩ ٧٩٠ ٧٩١ ٧٩٢ ٧٩٣ ٧٩٤ ٧٩٥ ٧٩٦ ٧٩٧ ٧٩٨ ٧٩٩ ٨٠٠ ٨٠١ ٨٠٢ ٨٠٣ ٨٠٤ ٨٠٥ ٨٠٦ ٨٠٧ ٨٠٨ ٨٠٩ ٨١٠ ٨١١ ٨١٢ ٨١٣ ٨١٤ ٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠ ٨٢١ ٨٢٢ ٨٢٣ ٨٢٤ ٨٢٥ ٨٢٦ ٨٢٧ ٨٢٨ ٨٢٩ ٨٣٠ ٨٣١ ٨٣٢ ٨٣٣ ٨٣٤ ٨٣٥ ٨٣٦ ٨٣٧ ٨٣٨ ٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢ ٨٤٣ ٨٤٤ ٨٤٥ ٨٤٦ ٨٤٧ ٨٤٨ ٨٤٩ ٨٥٠ ٨٥١ ٨٥٢ ٨٥٣ ٨٥٤ ٨٥٥ ٨٥٦ ٨٥٧ ٨٥٨ ٨٥٩ ٨٦٠ ٨٦١ ٨٦٢ ٨٦٣ ٨٦٤ ٨٦٥ ٨٦٦ ٨٦٧ ٨٦٨ ٨٦٩ ٨٧٠ ٨٧١ ٨٧٢ ٨٧٣ ٨٧٤ ٨٧٥ ٨٧٦ ٨٧٧ ٨٧٨ ٨٧٩ ٨٨٠ ٨٨١ ٨٨٢ ٨٨٣ ٨٨٤ ٨٨٥ ٨٨٦ ٨٨٧ ٨٨٨ ٨٨٩ ٨٩٠ ٨٩١ ٨٩٢ ٨٩٣ ٨٩٤ ٨٩٥ ٨٩٦ ٨٩٧ ٨٩٨ ٨٩٩ ٩٠٠ ٩٠١ ٩٠٢ ٩٠٣ ٩٠٤ ٩٠٥ ٩٠٦ ٩٠٧ ٩٠٨ ٩٠٩ ٩١٠ ٩١١ ٩١٢ ٩١٣ ٩١٤ ٩١٥ ٩١٦ ٩١٧ ٩١٨ ٩١٩ ٩٢٠ ٩٢١ ٩٢٢ ٩٢٣ ٩٢٤ ٩٢٥ ٩٢٦ ٩٢٧ ٩٢٨ ٩٢٩ ٩٣٠ ٩٣١ ٩٣٢ ٩٣٣ ٩٣٤ ٩٣٥ ٩٣٦ ٩٣٧ ٩٣٨ ٩٣٩ ٩٤٠ ٩٤١ ٩٤٢ ٩٤٣ ٩٤٤ ٩٤٥ ٩٤٦ ٩٤٧ ٩٤٨ ٩٤٩ ٩٥٠ ٩٥١ ٩٥٢ ٩٥٣ ٩٥٤ ٩٥٥ ٩٥٦ ٩٥٧ ٩٥٨ ٩٥٩ ٩٦٠ ٩٦١ ٩٦٢ ٩٦٣ ٩٦٤ ٩٦٥ ٩٦٦ ٩٦٧ ٩٦٨ ٩٦٩ ٩٧٠ ٩٧١ ٩٧٢ ٩٧٣ ٩٧٤ ٩٧٥ ٩٧٦ ٩٧٧ ٩٧٨ ٩٧٩ ٩٨٠ ٩٨١ ٩٨٢ ٩٨٣ ٩٨٤ ٩٨٥ ٩٨٦ ٩٨٧ ٩٨٨ ٩٨٩ ٩٩٠ ٩٩١ ٩٩٢ ٩٩٣ ٩٩٤ ٩٩٥ ٩٩٦ ٩٩٧ ٩٩٨ ٩٩٩ ١٠٠٠ ١٠٠١ ١٠٠٢ ١٠٠٣ ١٠٠٤ ١٠٠٥ ١٠٠٦ ١٠٠٧ ١٠٠٨ ١٠٠٩ ١٠١٠ ١٠١١ ١٠١٢ ١٠١٣ ١٠١٤ ١٠١٥ ١٠١٦ ١٠١٧ ١٠١٨ ١٠١٩ ١٠٢٠ ١٠٢١ ١٠٢٢ ١٠٢٣ ١٠٢٤ ١٠٢٥ ١٠٢٦ ١٠٢٧ ١٠٢٨ ١٠٢٩ ١٠٣٠ ١٠٣١ ١٠٣٢ ١٠٣٣ ١٠٣٤ ١٠٣٥ ١٠٣٦ ١٠٣٧ ١٠٣٨ ١٠٣٩ ١٠٤٠ ١٠٤١ ١٠٤٢ ١٠٤٣ ١٠٤٤ ١٠٤٥ ١٠٤٦ ١٠٤٧ ١٠٤٨ ١٠٤٩ ١٠٥٠ ١٠٥١ ١٠٥٢ ١٠٥٣ ١٠٥٤ ١٠٥٥ ١٠٥٦ ١٠٥٧ ١٠٥٨ ١٠٥٩ ١٠٦٠ ١٠٦١ ١٠٦٢ ١٠٦٣ ١٠٦٤ ١٠٦٥ ١٠٦٦ ١٠٦٧ ١٠٦٨ ١٠٦٩ ١٠٧٠ ١٠٧١ ١٠٧٢ ١٠٧٣ ١٠٧٤ ١٠٧٥ ١٠٧٦ ١٠٧٧ ١٠٧٨ ١٠٧٩ ١٠٨٠ ١٠٨١ ١٠٨٢ ١٠٨٣ ١٠٨٤ ١٠٨٥ ١٠٨٦ ١٠٨٧ ١٠٨٨ ١٠٨٩ ١٠٩٠ ١٠٩١ ١٠٩٢ ١٠٩٣ ١٠٩٤ ١٠٩٥ ١٠٩٦ ١٠٩٧ ١٠٩٨ ١٠٩٩ ١١٠٠ ١١٠١ ١١٠٢ ١١٠٣ ١١٠٤ ١١٠٥ ١١٠٦ ١١٠٧ ١١٠٨ ١١٠٩ ١١١٠ ١١١١ ١١١٢ ١١١٣ ١١١٤ ١١١٥ ١١١٦ ١١١٧ ١١١٨ ١١١٩ ١١٢٠ ١١٢١ ١١٢٢ ١١٢٣ ١١٢٤ ١١٢٥ ١١٢٦ ١١٢٧ ١١٢٨ ١١٢٩ ١١٣٠ ١١٣١ ١١٣٢ ١١٣٣ ١١٣٤ ١١٣٥ ١١٣٦ ١١٣٧ ١١٣٨ ١١٣٩ ١١٤٠ ١١٤١ ١١٤٢ ١١٤٣ ١١٤٤ ١١٤٥ ١١٤٦ ١١٤٧ ١١٤٨ ١١٤٩ ١١٥٠ ١١٥١ ١١٥٢ ١١٥٣ ١١٥٤ ١١٥٥ ١١٥٦ ١١٥٧ ١١٥٨ ١١٥٩ ١١٦٠ ١١٦١ ١١٦٢ ١١٦٣ ١١٦٤ ١١٦٥ ١١٦٦ ١١٦٧ ١١٦٨ ١١٦٩ ١١٧٠ ١١٧١ ١١٧٢ ١١٧٣ ١١٧٤ ١١٧٥ ١١٧٦ ١١٧٧ ١١٧٨ ١١٧٩ ١١٨٠ ١١٨١ ١١٨٢ ١١٨٣ ١١٨٤ ١١٨٥ ١١٨٦ ١١٨٧ ١١٨٨ ١١٨٩ ١١٩٠ ١١٩١ ١١٩٢ ١١٩٣ ١١٩٤ ١١٩٥ ١١٩٦ ١١٩٧ ١١٩٨ ١١٩٩ ١٢٠٠ ١٢٠١ ١٢٠٢ ١٢٠٣ ١٢٠٤ ١٢٠٥ ١٢٠٦ ١٢٠٧ ١٢٠٨ ١٢٠٩ ١٢١٠ ١٢١١ ١٢١٢ ١٢١٣ ١٢١٤ ١٢١٥ ١٢١٦ ١٢١٧ ١٢١٨ ١٢١٩ ١٢٢٠ ١٢٢١ ١٢٢٢ ١٢٢٣ ١٢٢٤ ١٢٢٥ ١٢٢٦ ١٢٢٧ ١٢٢٨ ١٢٢٩ ١٢٣٠ ١٢٣١ ١٢٣٢ ١٢٣٣ ١٢٣٤ ١٢٣٥ ١٢٣٦ ١٢٣٧ ١٢٣٨ ١٢٣٩ ١٢٤٠ ١٢٤١ ١٢٤٢ ١٢٤٣ ١٢٤٤ ١٢٤٥ ١٢٤٦ ١٢٤٧ ١٢٤٨ ١٢٤٩ ١٢٥٠ ١٢٥١ ١٢٥٢ ١٢٥٣ ١٢٥٤ ١٢٥٥ ١٢٥٦ ١٢٥٧ ١٢٥٨ ١٢٥٩ ١٢٦٠ ١٢٦١ ١٢٦٢ ١٢٦٣ ١٢٦٤ ١٢٦٥ ١٢٦٦ ١٢٦٧ ١٢٦٨ ١٢٦٩ ١٢٧٠ ١٢٧١ ١٢٧٢ ١٢٧٣ ١٢٧٤ ١٢٧٥ ١٢٧٦ ١٢٧٧ ١٢٧٨ ١٢٧٩ ١٢٨٠ ١٢٨١ ١٢٨٢ ١٢٨٣ ١٢٨٤ ١٢٨٥ ١٢٨٦ ١٢٨٧ ١٢٨٨ ١٢٨٩ ١٢٩٠ ١٢٩١ ١٢٩٢ ١٢٩٣ ١٢٩٤ ١٢٩٥ ١٢٩٦ ١٢٩٧ ١٢٩٨ ١٢٩٩ ١٣٠٠ ١٣٠١ ١٣٠٢ ١٣٠٣ ١٣٠٤ ١٣٠٥ ١٣٠٦ ١٣٠٧ ١٣٠٨ ١٣٠٩ ١٣١٠ ١٣١١ ١٣١٢ ١٣١٣ ١٣١٤ ١٣١٥ ١٣١٦ ١٣١٧ ١٣١٨ ١٣١٩ ١٣٢٠ ١٣٢١ ١٣٢٢ ١٣٢٣ ١٣٢٤ ١٣٢٥ ١٣٢٦ ١٣٢٧ ١٣٢٨ ١٣٢٩ ١٣٣٠ ١٣٣١ ١٣٣٢ ١٣٣٣ ١٣٣٤ ١٣٣٥ ١٣٣٦ ١٣٣٧ ١٣٣٨ ١٣٣٩ ١٣٤٠ ١٣٤١ ١٣٤٢ ١٣٤٣ ١٣٤٤ ١٣٤٥ ١٣٤٦ ١٣٤٧ ١٣٤٨ ١٣٤٩ ١٣٥٠ ١٣٥١ ١٣٥٢ ١٣٥٣ ١٣٥٤ ١٣٥٥ ١٣٥٦ ١٣٥٧ ١٣٥٨ ١٣٥٩ ١٣٦٠ ١٣٦١ ١٣٦٢ ١٣٦٣ ١٣٦٤ ١٣٦٥ ١٣٦٦ ١٣٦٧ ١٣٦٨ ١٣٦٩ ١٣٧٠ ١٣٧١ ١٣٧٢ ١٣٧٣ ١٣٧٤ ١٣٧٥ ١٣٧٦ ١٣٧٧ ١٣٧٨ ١٣٧٩ ١٣٨٠ ١٣٨١ ١٣٨٢ ١٣٨٣ ١٣٨٤ ١٣٨٥ ١٣٨٦ ١٣٨٧ ١٣٨٨ ١٣٨٩ ١٣٩٠ ١٣٩١ ١٣٩٢ ١٣٩٣ ١٣٩٤ ١٣٩٥ ١٣٩٦ ١٣٩٧ ١٣٩٨ ١٣٩٩ ١٤٠٠ ١٤٠١ ١٤٠٢ ١٤٠٣ ١٤٠٤ ١٤٠٥ ١٤٠٦ ١٤٠٧ ١٤٠٨ ١٤٠٩ ١٤١٠ ١٤١١ ١٤١٢ ١٤١٣ ١٤١٤ ١٤١٥ ١٤١٦ ١٤١٧ ١٤١٨ ١٤١٩ ١٤٢٠ ١٤٢١ ١٤٢٢ ١٤٢٣ ١٤٢٤ ١٤٢٥ ١٤٢٦ ١٤٢٧ ١٤٢٨ ١٤٢٩ ١٤٣٠ ١٤٣١ ١٤٣٢ ١٤٣٣ ١٤٣٤ ١٤٣٥ ١٤٣٦ ١٤٣٧ ١٤٣٨ ١٤٣٩ ١٤٤٠ ١٤٤١ ١٤٤٢ ١٤٤٣ ١٤٤٤ ١٤٤٥ ١٤٤٦ ١٤٤٧ ١٤٤٨ ١٤٤٩ ١٤٥٠ ١٤٥١ ١٤٥٢ ١٤٥٣ ١٤٥٤ ١٤٥٥ ١٤٥٦ ١٤٥٧ ١٤٥٨ ١٤٥٩ ١٤٦٠ ١٤٦١ ١٤٦٢ ١٤٦٣ ١٤٦٤ ١٤٦٥ ١٤٦٦ ١٤٦٧ ١٤٦٨ ١٤٦٩ ١٤٧٠ ١٤٧١ ١٤٧٢ ١٤٧٣ ١٤٧٤ ١٤٧٥ ١٤٧٦ ١٤٧٧ ١٤٧٨ ١٤٧٩ ١٤٨٠ ١٤٨١ ١٤٨٢ ١٤٨٣ ١٤٨٤ ١٤٨٥ ١٤٨٦ ١٤٨٧ ١٤٨٨ ١٤٨٩ ١٤٩٠ ١٤٩١ ١٤٩٢ ١٤٩٣ ١٤٩٤ ١٤٩٥ ١٤٩٦ ١٤٩٧ ١٤٩٨ ١٤٩٩ ١٥٠٠ ١٥٠١ ١٥٠٢ ١٥٠٣ ١٥٠٤ ١٥٠٥ ١٥٠٦ ١٥٠٧ ١٥٠٨ ١٥٠٩ ١٥١٠ ١٥١١ ١٥١٢ ١٥١٣ ١٥١٤ ١٥١٥ ١٥١٦ ١٥١٧ ١٥١٨ ١٥١٩ ١٥٢٠ ١٥٢١ ١٥٢٢ ١٥٢٣ ١٥٢٤ ١٥٢٥ ١٥٢٦ ١٥٢٧ ١٥٢٨ ١٥٢٩ ١٥٣٠ ١٥٣١ ١٥٣٢ ١٥٣٣ ١٥٣٤ ١٥٣٥ ١٥٣٦ ١٥٣٧ ١٥٣٨ ١٥٣٩ ١٥٤٠ ١٥٤١ ١٥٤٢ ١٥٤٣ ١٥٤٤ ١٥٤٥ ١٥٤٦ ١٥٤٧ ١٥٤٨ ١٥٤٩ ١٥٥٠ ١٥٥١ ١٥٥٢ ١٥٥٣ ١٥٥٤ ١٥٥٥ ١٥٥٦ ١٥٥٧ ١٥٥٨ ١٥٥٩ ١٥٦٠ ١٥٦١ ١٥٦٢ ١٥٦٣ ١٥٦٤ ١٥٦٥ ١٥٦٦ ١٥٦٧ ١٥٦٨ ١٥٦٩ ١٥٧٠ ١٥٧١ ١٥٧٢ ١٥٧٣ ١٥٧٤ ١٥٧٥ ١٥٧٦ ١٥٧٧ ١٥٧٨ ١٥٧٩ ١٥٨٠ ١٥٨١ ١٥٨٢ ١٥٨٣ ١٥٨٤ ١٥٨٥ ١٥٨٦ ١٥٨٧ ١٥٨٨ ١٥٨٩ ١٥٩٠ ١٥٩١ ١٥٩٢ ١٥٩٣ ١٥٩٤ ١٥٩٥ ١٥٩٦ ١٥٩٧ ١٥٩٨ ١٥٩٩

قطعه تاریخ انطباع کتاب (دولت ملیه) مؤلفه غایبه

مجدد دینی مولوی خورشید خان صاحب دامت برکاته رفقه در صنعت کتب کمر درود و حرفه از اول و آخر
 به مدد مستقیم برآیند و هرگز از دست نبرد - از فقیرانه خدمت و به نظر و سپاس و خیر و برادر
 (چندت نسل میرزا) و ضابطه حضرت حبیب علی امانت و برادر

- ۱. مولوی خورشید خان صاحب دامت برکاته رفقه ۱. عاشق با آتش عمارت و خفا ۵
- ۲. شاه ظلمت کمال و مادر کرم و جمال ۲۱. مکر و دین و بیست و یک اوج صفای ۱۱
- ۳. غمخیز سلیم رسول و غمخیز و غم ۲۶. خسرو ملک و شاه و اوج ۱۱
- ۴. آفتاب دین و ملت و اوج و حمت ۳۳. کامیاب از غنای و حمت و حیا ۶
- ۵. مرجع اصل و بیست و یک و حمت ۴۰. مورد و مراد و اوج و حمت ۱۱
- ۶. از دین و ملت و اوج و حمت ۴۱. غالب و برکات و حمت و حیا ۲۱
- ۷. دین و ملت و اوج و حمت ۴۲. زهد و در دین و دنیا و حمت و حیا ۲۱
- ۸. دین و ملت و اوج و حمت ۴۳. زهد و در دین و دنیا و حمت و حیا ۲۱

تفت بافت سال و حیدر خان ۴۶ - دولت کیه ساز دولت و اوج و حمت ۴۱
 ۱۹۴۵ ۱۳۴۴ ۱۳۴۴ ۱۳۴۴

بسم الله الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
 علیه السلام و آله و صحبه
 اجمعین

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمد الله يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم تعليما ورعا من خا طب حبيبه
بقوله وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم
على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من اطلعت على غيبك وامامه وعلى آله
وصحبه طاه اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة
احابنه الله اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية للعالم العلامة الشيخ ابو
خاضعان غفر له الله بار الهندي حوزة لا غنى عنها في مدينة سيد البرية
سنة ١٣٣٠ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلاة واظم التحية فاجتهدت
تلك الرسالة اعجابا بما عليه من مزيد نصيحتان الله الذي يوفق الحكمة من يشاء
ويريد ولا غرو فكم له من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد
نحتا الله مؤلفاته السنية الغير للتأدي وجراء احسن الجزاء حيث افاد واجاد واتى بالمراد
وفرح بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الظلالة الفساد
وبالجملة اقول قد لادلت عليه الله في الاخبار النبوية ثم وضع كثيرا لبعض الاولياء
والمؤمنين فبالله بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر بعض المغيبات بسيد
الوالد السيد طبع الذي الشهير بالامام كرامة مثل انتقاله وبعده عنه تامة مدة اغت شهورها
عن التعبير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وصيه وصيحه
انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته حبيبة انشى وقد كانه له منها اربعة ذكور ولم يلد
له انثى قط فماتت فبعيد ذلك الاخبار قبل ولادتها = عتب ان يظهر وذكر له
عنه كان الحمل اذ ذلك نحو شهرين فبعده نحو سبعة اشهر من مدهم وضعت انثى كما قال رحمه
الله رحمة وسعة وقر في الحياة يزار من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات
ظاهرة فمن ذلك وضع قبر الاولياء فما خلفك بسيد الاوليين والاخرين فانه ملوكة
وايه وسلم لم يستقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله على الحق قال ابوهم
قبا جعفر شرم العودة انه لم يخرج على الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اطلعه
الله تعالى بهذه الامور الخفية

بالمرم الملكي الخفيف السيد محمد بن

السيد وبلغ الحسيني الازدي

تحريرا بالمدينة المنورة في شهر ربيع

الثاني ١٣٣٠



محمد

على جلد دفتر

فحق بالله تعالى فلا يصح صرفه لغير ذاته فصدق أهل السنة والجماعة ^{عليهم}
 صفة العلم فنقوا هذا الخريف والارتحال وانما هو ايضا برأيه ^{عليهم}
 لطلب الأشكال وبينوا ان استغناء المؤمن ^{عليه} صلى الله عليه وسلم
 عن كل طلب شفاعته العظمى والتوسل بحبابه ^{عليه} الأجل والثناء له ^{عليه}
 بعد وفاته كنداء في جهال حياته وهو صلى الله عليه وسلم لم يزل
 ما ملاه الله تعالى من اوصاف وهبات اذ جعل وجهه لوجه
 مقبول الشفاعه مجابى السؤال فالد المعطى وهو صلى الله عليه وسلم
 القاسم الذي يقسم ^{عليه} ما يحكمه تعالى لعباده من النوال ولا بد من علم
 من رآه ^{عليه} في بعضه الوجه المذكور صاحب هذه الرسالة التي تصف
 في الحجم وكبرت في العلم فجزى الله مؤلفها من اجزاء ^{عليه} هذا ما ينبغي
 العلم يا في دار اجزاء فأنه احب اليه ^{عليه} واتم اليه ^{عليه} وبره ^{عليه}
 تتحقق يا في علم الخلود والخاله ^{عليه} وروى به ^{عليه} فاصاب ^{عليه}
 فآثر الله انكسبه ^{عليه} ونواله ^{عليه} وبارك الله
 لنا في اماله من العبد ^{عليه} ان من تحمليه ^{عليه} هذا العلم فجزى
 عنه تحريف الغالين ^{عليه} وانتحال المحالين ^{عليه} وتأويل الرب ^{عليه}
 وعبد تحت ظل محبوب ^{عليه} المريد ^{عليه} عليه ^{عليه} وعلى ^{عليه} ^{عليه}
 افضل صلوات ^{عليه} رب العالمين ^{عليه} آمين

الفقير
 محمد بن
 محمد بن
 محمد بن



من تمة سفر

(المسحاة الدولة المحية للبارد لعيبه)

هذا وارجو من جنات الدولة الفضل ان
 رعوته فاننا مرجع القبول
 من خلص المحية هذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

محيي توفيق
 الذي يضاهي
 المجاور بالمدينة



يقول الفقير الى مولاه يعقوب بن حبيب السلام العالم الشريف بالمرح الشريف النبوي
 هذيان رؤية منامية رآيتها ليلة اطلاق على كتاب الدولة المكية في المادة الفيتية
 هو اني بعد قراءتي لخطبة الكتاب المذكور عنت فرايت السراء قد انفتحت ورأيت في ثياب
 كتابة من نور وحر وفي الكتابة في غاية العظم في صل انشراح عظيم وكنت حينئذ مع
 مستحضرا ان ذلك سرية مطايعني لهذا الكتاب بعد تمام الطالعة شرعت وكتب
 بعض كلمات من حاله في ما يجب لمؤلف هذا الكتاب فرايت في تلك الليلة من احد
 ابواب المجرى المظاهرة المسمى باب التوبة قد فتحة فقام اليه بعض الناس من
 ورأيت معهم وانا قاصدا لزيارته ثم الحبيب بن نا حمزة بن عبد الله بن رسول الله ثم اني
 رأيت قصبة فوق الجدار فاستهتما ما فاستثقت للشرب من ههنا ثم توقفت عندهم حتى
 استاذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصبة التي رآها على العير
 حين رجوعه من المعراج بغير اذن فتناولتها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت
 حتى رويت والقيت بها ما فضل مني واذا لي واقفا عند باب التوبة المتقدم
 ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدرى ضامنا عليه يدتي ثم انفتحت من
 النوم وجزمت بان هذا الكتاب له شأن عظيم ومحجوب بعند رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وسلم



خط
 المكاب الله
 بغير شارة

رحمة الله عليه

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة والسلام
 على رسول الله وعلى آله وصحبه واتباعه وأحرار أمته
 أما بعد فقد طأء على هذه الرسالة السنية المسماة
 بالذوينة المكية في الرد على الوهابية مؤلفها الشريف
 الفطيم اللبيب الشيخ أحمد رضا خان، فوجدت باصرة
 بالقبول لتعلقها ببيت الله تعالى عملاً بليغاً
 وسيدنا الرضا، من مخرج الله مؤلفها القبول والأقبال
 وبلغه المنى والبالجاء بيد المحرر والصحيب والذليل
 كنية أرفق في الله تعالى الراحم غفور به الحميد
 خادم العلم بالحرم الشريف محمد بن عبد
 في آخر صفا، توفيق ١٢٤٩



خط كوفي حجازي

سندية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علم

الحمد لله الذي علم بيننا ما لم يعلم فصا من علومه علم اللوح

والقلم فصلى الله عليه وعلى اله وصلى الله عليه وعلى اله وصلى الله عليه وعلى اله

الرسالة الرائقة والعجالة الفائقة اغنى بها الدولة

المكية بالمادة الغيبية لوحيد دهره وفريد عصره

علامة الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام الله

فيوضه على الراغبين ونفع بعلومه الطالبين عند الفاضل

المحترم الماجد المكرم محبى في الله محمد كريم الله بلفه الله الى

نماية ما يتمناه فقد اتى فيها بما يشفى العليل ويروى الغليل

دقق فيها مسألة علم الغيب وحقق بالاشك فيه ولا ريب

واستبان منها ان ما نسب اليه من القول يتساوى علم سيد الخلق

صلوات الله عليه يعلم الخالق لعليم فهو كذب و بهتان

عظيم فاحسن الله سبحانه جزاءه في الدارين و مرفع

مدا رجب في الكونين
 كنه مجموع نسخة ابنه الدارس
 في المدينة المنورة على صاحبها العفو و السلام
 في ١٥ ربيع الأول ١٣٣١

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 أما بعد
 فقد كتبت هذا الكتاب
 في تاريخ مدينة
 المنورة
 في ١٥ ربيع الأول ١٣٣١

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين والعاقبة للمتقين
 ولعمري إن الأعلى الظالمين وبعد لما تشرفت بالرسالة المسماة بالدولة المكية في العلوم الغيبية لمولانا القدوة
 العلامة الأكبر المرحوم العلامة الأشهر من ذراع علمه وفكره وشاع وتشتت بأقلام جواهر نظره ونشره الأذهان ^{على سماع}
 العارف بغيره الرال عليه في كل زمان ومكان الشيخ سميدي احمد رضا خان محدث مسامير ودائمته بحفوة باللفظ
 والرمزية والعناية معاليه وسرحت الطرف في جواهر الفاظ مبانيها واجلت الفكر في ازهار رايض معانيها ^{فان}
 الغيت درر فرايب حاريفة البيان فاقية الاقان وغرر غوايد حافي مدائق الاذعان يافعة الاصول ^{والفروع}
 متوجة بالدلالة القرآنية الصريحة القاطنة والاحاديث النبوية الصحيحة الساطعة والبراهين العقلية الجلية ^{والبراهين}
 حاسنة لشاغل الخواجة الفاسدة الباطلة دامنه لصفقتهم البائرة الخاسرة الكاسدة الحاطلة ذابرة عن
 لئالات علوم غير البرية برافض المصحة وازكي التوجه متشككة بقية اهل السنة التي من استمسك به
 فقد استمسك بالمرءة الوثقى والمسادة لا بدية وفاز بالتمتع القويم الذي لا اعوجاج فيه واعتم بحمل الله القوى ^{التي}
 الذي لا شبهة تنزيه ولا يخفى على كل ذي بصيرة حميد السيرة منور السيرة ان الله سبحانه جل جلاله اختار وفصل
 جيبه الامم على سائر انبيائه ورسوله وملكه ملكة وجميع خلقه جلا وتفصيلا فافرا على الكلمات النظمي التي لا غنى ^{لها}
 علاج به الازوار الخبيثات والمشكلات العليا التي لا يمكن التعبير عنها فوجد لكل الامور والكلمات والجمال
 وتوجه بتاج الحبيبة والوجه والجل من شاح سناء الجبروت ومجانب الملكات الملكوت وخلق طير
 خلق الاخوان والاكابر والرفق وزاده شرقا بغوار خلد ولسوف يطيك بك فرسخي وكف اخلايا الرموز
 وخبايا الكنوز من العلوم اللطيفة والالهية والارباب الغيبية الطيرة والسنة والادب والاسك برهنية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أحمد لله واسع العطاء ميسر النعماء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه
 أحدا إلا من ارتضى من رسولٍ نخبه بما شاء فقال وما كان الله
 ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء
 أحمده واشكركه على أن علم آدم الأسماء وخص به ذات العلوم
 كلها إمام الرسل والأنبياء واشهاد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له
 المخالفة جيبه بقوله ذلك من أنباء الغيب نوحيه إليك فما أجل الأنبياء
 واشهاد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي تجلى له علم
 الغيب وغيب الغيب فاطلع على حقائق الأشياء وأوتي علم الأولين
 والآخرين والعابرين والغابرين وظهر لمستوى سمع فيه صريف الأقدام
 واحاط علما بما في اللوح البين ونزل عليه الكتاب تبينا لكل شيء
 وهدى ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين
 وحق اليقين جميع ما كان وما يكون إلى يوم الدين فأنبأ بما أمر
 بأنبأه من حضرة رب العالمين وشهد له بحجوده فيه قوله تعالى وما هو
 على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشريفا لقدر علومه وتفضيها
 وعلمه ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما فعلم اللوح والقلم
 من علومه ذرة كما أن علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والأسرار
 وعلى أصحابه بحور لآلى العلوم والأنوار واتباعه الأبرار وأولياء أئمة
 الأئمة لا سيما وارث علوم النبيين ظاهرا وباطنا وواقف مقامات الرسلين
 سرائرنا غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين وتشریف النبين

القطب الرباني والفوت الصمداني والمجرب السبحاني والمهيكل النوراني
 صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسندنا وهادينا ومرشدنا
 السيد الشيخ محي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى
 ذرية الاطيبين والمويدين والمحبين ومن انتسب اليه
 اجمعين الى يوم الدين اما بعد فلما من الكريم المتعال
 ذوالن والافضل على هذا العبد ضعيف الحال ونحيف البال
 بشدة الرحال مرة سادسة الى زيارة قبر جيبه الاعظم وصفيته
 الاكرم والملاذلاتم لكل من في العالم وسيلة ابينا آدم وواسطة
 فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم
 سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه ابارك وسلم
 ونشرفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المواجهة المعطرة
 في تاسع محرر محرام من هذا العلم لقيني بعد زيارتي للمريد
 المصطفى قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم القاض
 جامع الفضائل والفواضل كريم الثمائل حميد المخلصائل مولانا
 المولوي محمد كريم الله سلمه الله وابقاه ورفقه لما يحبته ويرضاه
 واوصله الى غاية ما يتمناه فسررت ببقائه وحسبته من نعم الله
 فجري ذكر الرسالة المرضية والجمالة البهية ذات العقيدات الفاتحة
 والتدقيقات الدائقة والمحاسن الجلية والمعارف العلية المسماة
 بالدولة المكية بالمادة الغيبية لاعلم علماء الزمان واقفه
 فقهاء الدوران عالم السنة وحاميهما وقامع البدعة
 ومبتدعيها مجدد المائة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

محمود الفضائل ومحسود الأفاضل من بذل نفسه في نصرة
 الدين المتين وحمى حوزة شريعة سيد المرسلين ولم يخف
 في الله لومة لائم وارتقى في مدح حبیب المصطفى كل صفة
 بحبه وهائمه وأخرج من بحار نعوته دررا لا يساوي قيمتها
 الدنيا ولا الآخرة فكان بكل فضل جائز البق وأولى وأحرى
 مولانا عبد المصطفى الشيخ أحمد رضا خان الحنفى القادر
 الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهرى إدام الله تعالى
 وجوده وأعم علينا وعلى سائر المستفيدين والمستفيضين
 فيضه وجوده إلى يوم الدين آمين بحاجه طه الأمين
 صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق
 والغرام إلى طاعة تلك الرسالة منذ شهور وأعوام ففرت بمرى
 ذلك بواسطة المولى المذكور ضاعف الله لمؤلفها دله ولنا الأجر
 وخطيت بمطالعتها حظا لا يقدر أن يعبر عنه ويحصر بالبيان
 لسان القلم أو قلم اللسان والفيها زيادة المحاسن بتحقيق
 وإمعان فوق ما تشرفت بسماعها الأذان فأنشج به الصدر
 وتنور الجنان وحققته أنه ليس أنخبار كالعيان وتيقنت
 أن ما شاع بعض العصريين أن مؤلفها معتقد وقال بسادة
 علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ عن جسد هم
 وعداوتهم بل مشرب بجلهم المركب وغباءتهم أعا علموا
 أن احسد أهلك للجد واحسود لا يسود وشهد القائل
 وإذا أراد الله نشر فضيلة طويت أتاح لها لسان محسود

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويبتغون
 غافلين عن قولهم تعالى انما يفتري الكذب الذين لا يؤمنون
 ومن رذائل افعال رجال يتخذون اشاعة ما يزورون من
 الافتراءات دينا ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين
 يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا
 بهتاناً عاتياً مبيناً ولولا على ابصارهم غشاة من الحسد
 والبغضاء والعداوة لا بصروا ما ذكره المؤلف العلامة في غير موضع
 من رسالة الشريعة ما يبطل دعوى علم الباطلة السخيفة ونصته
 في النظر الاول العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى
 لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من
 ادنى من ذرة لا احد من العالمين فقد كفر واشراك وفيه ايضاً
 اللاتماهي الكمي مخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضاً احاطة احد
 من المخلوق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال
 شرعاً وعقلاً بل لو جمع علوم جميع العالمين ارباباً واهلها
 له نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنيسة حقيقة
 من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصته في النظر الثاني
 زهر وبهر مما تقر ان شبهة مساواة علم المخلوقين لطراجمين
 بعلم ربنا الاله العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه ايضاً
 قد افقنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع
 العلوم الالهية محال قطعاً وعقلاً وسمعاً ونصته في النظر الثالث
 العلم الذاتي والمطلق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى

ما تراءى رسول الله صلى الله عليه وسلم أمراً يكون في أمته من بعده
 إلا ذكره إلى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء
 لم يكن أمره الأريته في مقام هذا حتى الجنة والنار ولا خيار
 كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيها أحد من المسلمين
 والسلام انتهى نقلاً من نظم التناثر وشراهد هذا المعنى كثيرة
 في تصانيف أكابر الأئمة وعظماء الأمة ولو جمعنا ما أورده
 العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل
 البهية وأخصائل الملوك والشمايل المرضية من لانا الشيخ يوسف
 بن اسمعيل النجاشي البيردي فسبح الله في مدرسته
 وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تضعيف
 في تضعيف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة لا يقع بمجلد
 كبير ولتكتف بهذا على ما نقله من جواهر السيد عبد الله
 الميرغني المحقق الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيئة
 في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلق ما لقيه
 أي وفيه صلى الله عليه وسلم من كتب من عند الله تعالى علومنا آدم
 يعني حقائق العلوم التي علمها آدم وأسماؤها الثابتة بقوله تعالى
 وعلم آدم الأسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى
 ما فرطنا في الكتاب من شيء وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبياناً
 لكل شيء وذكر في ذلك كثير من الأحاديث والآثار ثم قال
 وقد قال العلماء المحققون إنه قال أعلم بيته صلى الله عليه وسلم
 الغيب كله حتى الخمس المستشاة في آخر عمره صلى الله عليه وسلم

في جواهر البحار
 في فضل النبي وآله
 ٣

لكن اربكتهم البعض وافشاء البعض دشتان بين العلم بحقائق
 الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك
 وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود ومنه حقائق
 الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة اوقف على الوسيلة
 فسبحان من حكمته تبهر العقول واسرار عجائبه تطول
 وشهدت الشرف لابي بصير حيث يقول
 الكائنات العلوم من عالم الغيب ومنها الآدمر الاسماء
 ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل
 نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى
 والمسئول من الله فضله العظيم سبحانه بنبينا الكريم وآله
 واصحابه وادليائه واجبايه لاستيوائه وواهبه حقا ومعنى
 ظاهرا وباطنا سرا ومعلنا حسبا ونسبا واصلا وسببا
 الغوث الاعظم القطب الكرم السيد الشيخ محمد الدين عبد القادر
 اجميلا في قدس سره انواراني في حق هذا المؤلف اجميلا
 ومن اجتهد ونصر من اهل الايمان وان يجعله وائانا
 من المقربين لديه والداين عليه وان يرزقنا حسن اختتام
 في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه حزية افضل الصلوة بغير السلام
 فانه على ذلك قدره بالاجابة جدير كتبه على عجل بالف نجل
 العبد المفتقر الى رحمة تربية المبدأ المبدى هداية الله بن
 محمود بن محمد سعيد السدي البكري نسا واخفى
 مذهبا والقادر على مشربا بالمهينة المنورة في ربيع عشر

وبين العلم باسمائها

من شهر مولد سید البشر سنه ثلاثین بعد الثلاثمائة و الالف
 من هجرة من خلقه الله تعالى علیه اکمل خلق واجمل وصف
 صلی الله تعالی وسلم علیه و علی آله و اصحابه و اتباعه و اچایه یحسین
 و اکمل الله ربیب العالمین



خود کوئی چار ضروری

سید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين وعلى رأسه على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والتابعين لهم
 إحدان إلى يوم الدين أما بعد فإني لما شرفت بإسماء في أعقاب سيدنا محمد في
 بلدته الطاهرة ومدينة منوره في هذا العام ١٣٣١ هجرية طلب مني
 بعض العلماء الإفاضة من أحد أئمة العصر الطاهر أهل المدينة المنورة
 وهو السيد عبد الباقى بن العلامة السيد حسين بن علي بن محمد بن
 وبركات أسكنه الله الطيبين الطاهرين أن أقرض هذا الكتاب السمي **الدواء**
 بالمادة **الصغيرة** تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندى وكان قد رتب
 كتابه في بيروت في هذا الموضع الشيخ الفاضل العالم الكامل العالم الشيخ كريم الله
 الهندى فلما أرسله إلى هذه المدة السيد عبد الباقى حفظه الله قرأته من أوله
 إلى آخره فوجدته من النفع الكفيل الدينية وأصدقها لهجة وأقربها حجة
 ولا يصدر مثله إلا عن إمام كبير علامة خبير فاضل الله عن مؤلفه وأرضاه
 وبلغه من كثر خير مناه ما ما يتعلق بالروح على الوهابية وما يدعى الاجتهاد والمطلق
 في هذا الزمان فقد استوفيت في كتابي هذا الحق في الزمان استوفيت
 صلى الله عليه وسلم وأما ما يتعلق في علم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأما
 بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكتابي **حجة الله**
 في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وأختتم كلامي بسؤال الحق تعالى
 سبحانه هذا النبي الكريم عليه أفضل الصلاة والسلام والتسليم أن يكثر من أمثال
 مؤلف هذا الكتاب الأئمة الاعلام حماة الاسلام المتصددين للمرد على الكفر
 والمبتدعين فانهم من أفضل المجاهدين الذين عن حوزة الدين والحكمة رب العالمين
 وكتب ذلك بقلمه الفقير الحقير يوسف بن اسماعيل النبهاني في المدينة المنورة في شهر ربيع

بسم الله الرحمن الرحيم نقل

الحمد لله الذي أنار الوجود بسوس الطوار وجعلهم بدور الضياء ومجته
 الاضياء فالتابع لهم بهم لا يضل ولا يفتي والتمسك بقوم عرهم
 لا شك مقوله بالعودة الوثقى والله لا اله الا الله الاول بعد
 بديع الآخر بلا نهاية المحصى كشيء عدا العالم بما خلق من خلقه وما بدا
 والله سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل معلما ومرشدا صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
 وسلم عدد ما احاط به علمه وجرى به العلم ورعى الله عهد أمته الناج
 القوم والشرائط المتقين وعن مقلديهم وتابعيهم يا حسرة الى يوم
 الدين وغفر الله لوالدينا ولنا ولجميع المسلمين امين
 وبعد اني طأنت مسرعا بزيارته من المجهودات واشرف مخلوقات الارض
 والسموات في شهر ربيع الاول عام احدى وثلاثين وثمانمائة بعد الف وبضعة
 ثمان مئة منى الانس والخط والسرف وفي أثناء هذه المدة العظيمة قد امكنني
 بفضل الاربعة الفاضل العالم الطاهر (الحافظ المتقن) الامام المتقن الشيخ
 احمد قضاة الخليل الطرابلسي بلسى الخواص على اشرف حده في صرح الحبيب عليه
 السلام وآله وسلم على الرسالة اخصا بالخدمة العلية بالخدمة العلية
 تأليف حفيظ العلامة المدقق الدراة المحقق الخواص انهم
 خان احد من خير علماء الرشد الاعلام وقد اوضح في بعضه من ايسر الامام
 ومصباح الطلاب المظلل بالتمام عليه افضل الصلوات والثناء
 من انقال ولا صواب فيما ذكر بها ولا اختلاف طابع الى ان انقضى المسار الى
 بعد الشكر والحمد لله والحمد لله والحمد لله والحمد لله والحمد لله

تعالى عن الجبابرة المصلحون خيراً وادام تقه برأ وجرأ وقع به حجة
المطاييه وضللة المفسديه الضالين العظيمه منه قدره عليه الصلاة والسلام
فتكلى جزائهم الخاطئ الملام الطالع على خاتمة الاعيه وما تفتح الصدور
والله انه ترجع الامور وعلى الله تعالى على سيدنا محمد وآل وسائر الانبياء الكرام
والحمد لله في البقاء والختام حرر في الروضة المطهره بالهدية المنوره على سائرنا
افضل الصلاة والسلام في اليوم الحادي والعشرين من شهر ربيع الاول

حاشا
حقير محمد بن الفنا
ابن محمد بن علي بن علي بن علي
الطاهر بن علي بن علي بن علي
صلى الله عليه وسلم



بعد تقريرا بعد تقريرا سيد به الله ورجل : زودا ورجل
جنا به سيد محمد : زودا سيد من من : جو حسنو كى كى معتم
هوذا بر : زودا سيد من من : زودا سيد من من
زودا سيد من من : زودا سيد من من : زودا سيد من من
زودا سيد من من : زودا سيد من من : زودا سيد من من
زودا سيد من من : زودا سيد من من : زودا سيد من من

تقر بظنه مولانا العلامة الشيخ به والهاذق اليبس مدرّس مدرسة سيدي
 خليل في دمشق ثم ومدرّس قضاء قطنا سما أوستا ذا الفاضل الشيخ محمد اخندي
 الحكيم أطال الله بقاء أمين محبي
 بسم الله الرحمن الرحيم

خدا لمن علم بالقلم علم الإنسان ما لم يعلم وصلاة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد
 النبي الأكرم الذي من علومه علم اللوح والقلم وعلى آله وصحابه وشيعته لتعين
 آثاره والدرجيين على مدرّجته وعلى التابيين لهم والسالكين سبلهم أما بعد
 فقد جلت طرف العرب في هذه الرسالة الأنيفة وقطفت من باع خفافا
 واشتقت من أريج أزهرها العتيقة والتفتت من باهر فؤادها وزهر فؤادها ما حلت
 به جيد عرفاني وأجبت به ميت جناني كيف لا وهي الحجة الأذمفة والذمة الباهرة
 السامية والبهان القاطع والدليل القاض على كل الزعم ببيان السامع والسيف للسلول
 لمن حاز به الرسول تشهد لمولانا بطول ثباع سعة الاملايح ورسوخ القدم
 في حرم ولما عرف العقلي والعقلي مع غيرة دينه وحجة على الشريعة المحمدية
 وبكثرة نقاده والمعية وقاده كثر الله أماله في الإسلام من المجاهدة الاعلام
 ايرجوني في الصلاة بفكر بصلواته عزه وحرمه جبروت في الزعم والجهالة ويظنون
 سوسا الحمدي والرشاد فخرها لهد البلاد والعباد وزلزال مولانا المؤلف العلامة
 أحمد رضا خان مريد وسيد ذنبناية نحن قائما على قدم الصدق يغفل
 السافل ويحق الحق تحريم النبي الأكرم من الله تعالى عليه وسلم ما درست
 الامور ما جحد محمد رضا الاملايح وفلاح له في كمامه شيخه بدي في تامة

خادم العلماء

بسم الله
 في شهر ربيع
 الثاني ١٣٢٤

بسم الله
 في شهر ربيع
 الثاني ١٣٢٤

المكتبة الإسلامية

مكتبة خزانة غلال السعديين

تقرىف المصداق المحقق من بطلان مدقق مضمون قضاء الطفيلة سابقا واحدا من سبعة في مدينة
دار الحسنة ^{بمدينة دمشق} صولانا الاستاذ الفاضل الشيخ محمود اخندي العطاس ^{بمدينة دمشق}

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قد احاط بعلومه على وشهدت العوالم بجلال قدرته فعمهم رخصا
فسجانه من الله تفرد بالخلق والتقدم وخص من شاء بما شاء فلا مشاراك له ولا نظير
والصلاة والسلام على اشراف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
الذي اعلا الله مقامه واطلع على علم الغيب وخصه بكمال المحبة و جعله
بالمؤمنين رؤفا رحيم وانزل به علمك عالم تكن تعلم وكان فضل
الله عليك عظيما وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله
اما بعد فاني قد اطلمت على هذه الرسالة الجليلة ودرت نظري
في حقائقها وبرهنة قليله فالغيتها تشهد بمولفها بالتحقيق والتدقيق
وانه من عصابة اهل السنة المتسكين بالجبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى
الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها من مواهب الربوبية
وليس بعد ان يطلع الله بنبيه عليه الصلاة والسلام على كل علم غيبى يمكن ان يصل اليه
مخلوق حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكلمات الا انه غير مسبوق
دعاه الى تاليفها بازمنة الفرقة الوهابية من الخط من مقامه على الله عليه وسلم عليه
اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة المخلوق الى مذهب اهل السنة والجماعة الغمام

كتبه خاتم العلم واهله
احمد تلامذة الشيخ محمد
محمود بن
العطاس الشافعي
حسبه

نفرد بظن العدمة القاضل المماويل لغشيت الغشائل الوارث للعلوم طابرا عن كابر
مدرس جامع سيدنا محي الدين ابن العربي رضي الله عنه حفظة مولانا الاستاذ
الشيخ الحاج الماخذ السيد محمد عارف المحمدي ادام بقعة امير يحيى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشان عظيم البرهان شدي السطان والعدة والنام على سيدنا محمد
الذي جانا بصريح القرآن فازاح بالبرك والبهان واظهر التوحيد والايان وعلا
وصبه والتابعين بأحسن وبعد فانه وان كنت من اهل العرفان ولا مدبره
هذا اليان ولكن بطريق التفضل على ذات اهل هذا الشأن تصفحت بحسب لولكان
بعض عبارات هذه الرسالة المسوية للعلماء الشير والمجد الحبيب والناقد البشير الشيخ
احمد رضا خان صاحب الفضل والبرهان في هذا الباب محتوية على باب
باب رادة لأصل الزين والبهان ^{آية} با عليه اصل الحق من عقائد الايمان
بجاء الله تعالى من سعة احسن الخزاء وادام له الارتفاع لذكر المجد والمعلية فكلوه
احسن الله تعالى ان يراد على كل لعل عليه باسنة عز وجل التفضل عليه بزاره الله تعالى من جهات
ونفسا معلومة في كماله على من بركاته ومحمد لله تعالى على كل حال يكون الاشياء المتعال

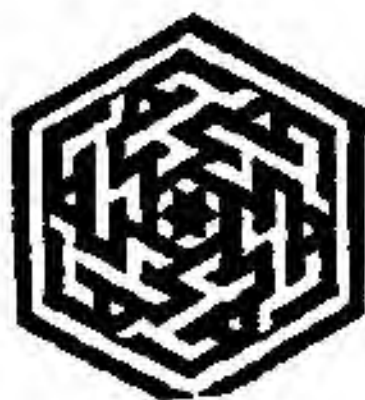
تقديم اصل العلم
العبد الفقير اليه غروبيل
محمد عارف بن محمد
ابن احمد الشير المحمدي
على امير قنا
الدرستي

بسم الله الرحمن الرحيم

أحمد الذي أرسل الأنبياء رحمة الهداة لساير المخلوقات وارتقى من خلقه
 بأفضل الشأمر وأعظم الخيرات واشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تقبلها
 في تلك اهل العنايا واشهد أن سيدنا محمد عبده ورسوله المبعوث من خراف الجبابرة صلى
 وسلم عليه وعلى آله وصحبه حمة الدين القويم من زرع اهل الصلوات اما بعد فقد ^{لحق}
 على هذا الكتاب ^{الذي} بالدرية الكريمة بالادة العيسية فوجدته نالها بالصواب ^{المنقول} شتملا على
 الحركة والاقوال الصيحة فتدبر المؤلف العالم الحامل والفاضل لنا به الحامل
 الشيخ احمد رضا خان لا زال منظر النفع العام بين الخاص والعام فانه قد ابدى افاد
 جزاه الله خير اجزاء وادنا واياهم بعد كتبه الانبياء وفتح لنا ^{المنظور} اعين في تمام ^{المنظور} بجاه
 عليه من الله افضل الصلوة والسلام قال الفقير عامي العلم الشريف ^{المنظور} محمد علي

محمد علي راحة الله القسم
 الهادي زائر بالمدينة النبوية

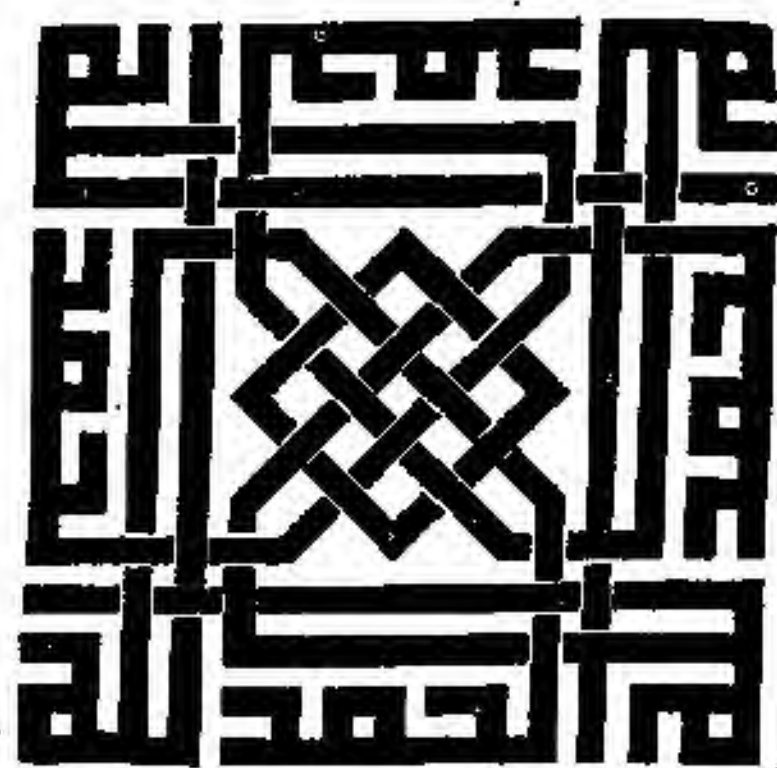
في ربيع الاول ١٢٤٣



أمر بطباعة العلامة العاصم من ريس ودرسه بعينه
 مسان من الله تعالى في صنعة انما سيلاجه
 وهملا وستره منيح كى يفاك بسم الرحمن الرحيم

اهل التقديس

تمهيدك يا من اقتت الكائنات دبلا على توحيدك وشكرك يا من اهللت لحمة
 شريكك جمها بذة قاموا براجب تجيدك ونصلي وسلم على رسوك
 المبعوث من اكرم جبل والمنفوت في التوراة والانجيل وعلى آله وصحابة الذين اوتوا
 الحق وابطلوا الاباطيل وبعد فقد اطلعت على ما جبره العلم العال ولهاهم البهجة
 الفاضل حفرة اشج احمد رضا خان من مؤلفه المسمى باله دولة الملكة بالمادة الغيبة وراية
 كتاباى كتاب جامع في باب الحكمه وفصل الخطاب في الامن مؤلفه حال فكره في ميدان هذه
 المباحث وممزق ما جمعه من المباحث كيف لا وجامعه جامع للكمالات والفضائل من الخط
 دون شرفه كل متناول فانه بن الفضل رايوه والمذعن لفضله اعداؤه ومجوه مقداره في العلم
 جليل وقد في الانام قليل مع الله المسلمين بحياة وافاض علينا عليهم من ركة آمين
 بسم العاصم محمد القاكي
 الخلاق اله مسقى
 عفى عنه



خط كوفي هادى

نور

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط به علما بكل قديم وحديث
وتفاضرت الوالالباب عن ادراك كبريائه فزها سجدت
لجلال كبريائه غراحياء فبجاءه من اله ارسلنا لنا الانبياء
الكرام ليهلوا المخلوقات على وحدانيته وخضعهم بأوضح الايات
واظهر على ابيهم ما حير به العقول من المعجزات والاحبار
بالمفيمات احمده واشكره وهو الكريم الفتاح على ان جعل
نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به
في القبة يتسلسلون وخضعه بما لم يخضع به من الايات والمعجزات
لا سيما المراتج وكلية سماته وتعالى وتكلمه علم ما كان وما
يكون واستغفره واترهب اليه تربة عبد لا يشهد الها سواه
واشهره ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة
بالايمان والتصديق واشهره ان سبيته محمدا عبده ورسوله المؤيد
خوارق العادات هي غنما ربه الله نور المختار المحبوب صلي
الله عليه وعلى آله واصحابه والتابعين نحمدك وحدهم بنسبه
الدين واخياره بنسبائه الغر المحجلين على كل جور واخفاف
صفحة وساد ما ان سبقت طفا الحق اهل التوحيد فكنسبا

العسنا ت وسلم تسليمًا أما بعد فقد تشرّف بنظر محرم هذه
 الرسالة المسمّاة بالدولة الحكيمة لعلها العلامات الخفية
 من مولود حجتنا حبيبنا لا نأله بها فدايخ أحمد رضا خان
 صفط المولى الرحمن بواسطة الاستاذ المرحوم مولود صاحب
 الشيخ محمد كريم الله المجرور في بلدة سيه الانام عليه افضل صلوة
 وراتم سلام فرجه ثباتها موافقة لما عليه السلف وتأبيرهم من القائل
 المشاهير على الكتاب والسنة المطهرة ولم تخالف الأدلة
 النقاية والعقلية ذكر الشيخ تقى الدين بن تيمية وكنا به الجواب
 الصحيح آيات بينا عاب الصلاة والسلام كثيرة المتعلقة بالقدرة
 والفصل والتأثير انواع (منها) ما هو في العالم العلوي كالتشقق
 القمر وحركة السماء بالنسبة الى الأرض القائمة وممرها الى
 السماء وفيه دليل واضح على ما اخبر به الرسل صلوات الله عليهم
 (ومنها) تأييده على ثبوت السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات
 الارنس والجن والبرهان (ومنها) تصرفه في الاشجار والنبات
 والدمج (ومنها) اجابة دعائه صلوات الله عليه وسلم (ومنها)
 اعلامه بالمغيبات الماضية والمستقبلية (ومنها) تأثيره
 في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وغير ذلك من دلائل
 بقرينه واعلام رسالته ومعجزاته الظاهرة واياته الباهرة انه
 هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينقل الا ما كان عليه السلف ووافق عليه

الخلف ولهذا لا ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه
 واصفيائه علي مغيباته حيث ان القران الكريم مستحونا من
 قصص الانبياء يا خبارهم بالمغيبات منها قصة سيدنا فوس
 مع الخضر عليها السلام والاخبار بديث النبوية والاشعار المنقطة
 ثم لا علم ذلك فلما اردنا ان نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه
 الصلاة والسلام والصحابة والتابعين اخرجنا عن المقصود
 هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيدة عائشة عما تسمع
 زوجه من بعده وعمر رضي الله عنه وهو عبد الحميد بن اريه
 يا سارية الجبل الجبل ولا تجلوا في كل زمان ممن يكون علمه قدم
 الانبياء ويعمل بما علم بطلعه الله تعالى علي مغيباته ارشاهم
 من الانبياء لاسيما ضيامة اخرجت للناس لم الارث منها
 خير بي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا
 من ارتضى من رسول فاعلامه صلي الله عليه وسلم بالمغيبات
 من جملة الايات والمعجزات الدالة علي رسالته كما ان الوحي اعلم
 اذا ظهر منه شئ من الكرامة وحوارق العادات يكون
 بالارث منه والله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء المسلمين
 والعجم ومنهم من كان يخبرني بشئ كان او يكون ومن اجلهم شئني
 وسيدني وسندي وقد وثق العام الرباني والفرد العبداني محمد

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

عنه ما يحب المحدثين

المائة الرابعة عشر الى حفظ مكتب الحديث والاشرف
 السنة وسميعة البديعة اعز به النبي محمد بن محمد بن
 الشريف غانم كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى ان
 العصر غيبا من سائر كتب الحديث مع الاساتيد ثم
 كل ما حضر انسان ينتقل وينتقل علم ما في ضيق هذا
 الانسان مع كونه رجا ما حضر درسه قبل هذه المرة
 ونيرا ما يختلفون جماعة في مسألة ثم يحضرون درسه
 فينحل اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين
 ووفقنا الله تعالى لما فيه رضاه ورضاء نبيه الكريم عاياه
 افضل الصلاة واتي السليم قال تعالى وحيطط الرسول فقد اطاع
 الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب
 العالمين حرر يوم الاحد الواقع ٢٠٢٠ - ١٤٤٢

كتبه الفقير الى الله تعالى

محمد بن محمد بن الحسين

مدرسة الحديث به

الشمس

الحمد لله

تفريغنا عما ذكره

بسم الله الرحمن الرحيم خاتمة فلو بنا بعد زهدنا وهبنا من لدنك حمدك لئلا نلوك

أحمد رب العالمين والصلاة والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وبعد هذه رسالة جليله المعداد نأية السار جرى مؤلفها عن الدين الحق والمشرع العتيق خير كرام وأمع به كل من ألقاها

الفتنة العتيقة
الهدى العتيقة
الهدى العتيقة
الهدى العتيقة

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد المودنا المرسد من المسترشد والصلاة والسلام على ربه الذي بالمعجزات تليق
أما بعد فلما من الله علينا برأية قدسية الرشد والهدى وسكن وودع في نور من
المعظم في سنة هجرية على صاحبها أفضل الصلاة والسلام والحمد لله
الحمد لله المنور على هذه الرسالة المحمدية المسماة بالدولة المكية في الرد الرباعي
لأنها الفاضل المدا من رضاء الله اهني البنا ونهري غفده ثم صيها من الأدلة
بانه الكفاية وأجمع كسود تطويل العبارة أي الله خلاا السنة والحاد وخذل أهل
لدي وارضاه وخذل من الذي يستعمله القول فتصوره اهني والله في الظاهر

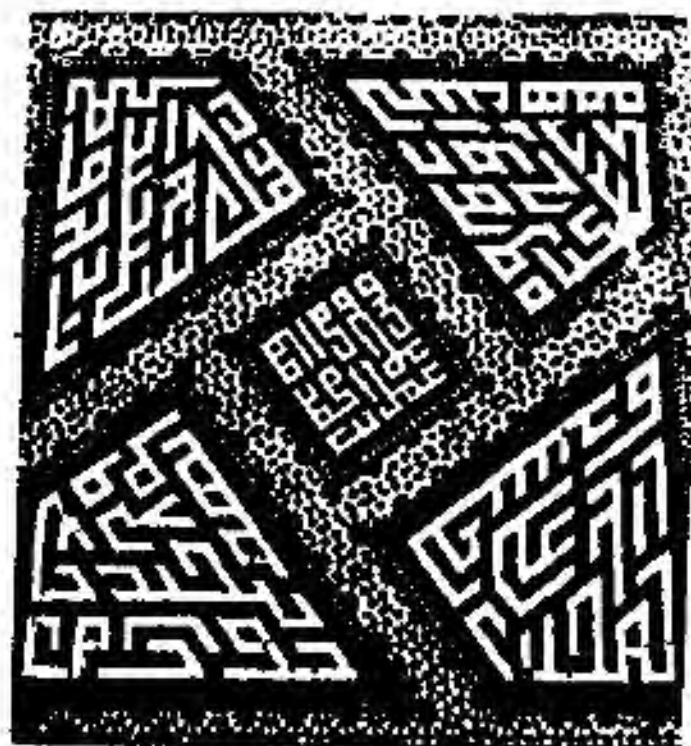
كسوة العتيقة

الهدى العتيقة

الهدى العتيقة

الهدى العتيقة

الهدى العتيقة



بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشيد من يضي وحسن الحق وزال
الضلال والعي وظهور الحق بظهور الصباح ونادي
سادي الحق حي على العلاج ونجلي والمحمد
العين من العين والنصحت زجاجة الشك
واليس والصلوة والسلام على من قم بظهور حجة ظهور
العائدين وعلى له وأصحابه الذين نجيم ولانهم رحوم
للشياطين اما بعد فقد سرت طرف الطرف فيما
حرره الفاضل الامام وفخر الامام والذاب
بصارم عزيمه عن الله الاحمدي والعاض بالواجب
على اتسك باسمه المحمدي نخبة اهل العلم والعرفان
مولانا المولوي شيخ احمد رضا خان لازال قائما
على نصرة الدين وما حيا به لانه شبه الظاهر

فوجدته قد جمع من الله لائرا اقوالا ومن ابراهيم
اعلاما وان ما حوره عليه القدر والنقدى ولن
ما ارتضاء من النصوص والاحكام والاولى وان
ما نيرة هو كلام طهر الايمان وان من حاله هذه
الاقوال من اهل الكفر والظفان وديكت علوم
من الدين بالسرور غنى عن ايراد برهان ولا اشد
في كفرهم برفه كفر من لم يكفرهم بعد سطوع ابراهيم
وكحمدته وكفى وسلام على عباده
الذين اصطفى

كتبه بقلمه وقاله بقره الرجبى عضو مولاه
المعلى المدرس الاول فى حضرة الامام الاعظم
والجهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر
القادرى النقشبندى

عفى عنها



المرکز الثقافى
الاسلامى
بمدينة الكويت

تلخیص ترجمہ تعاریف

از

مولانا عبدالرحمن شرمی



۱

احمد الجزائری بن السید احمد المدنی

(مفتی مالکیہ، مکتبہ معظمہ)

علامہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیدِ عدنان،
 منبعِ عرفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کار سالہ الدولۃ المکیہ
 بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ
 توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الہی اور
 علمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے
 کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے افضال سے نوازے اور
 مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین !

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ / ۱۳۹۳ھ

شیخ اسماعیل بن حلیل

(حافظ کتب احرم، مکتبہ مطہرہ)

حضرت جناب سیدی خاتمۃ الفقہاء والمحدثین اطفال اللہ بقا رحمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
طفیل آپ کو آنسو سے محفوظ رکھے، آمین!

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا، کیا کریں دستورِ زمانہ یہی ہے
کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے
ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑا ہے وہ نہ دل تو یہ چاہتا ہے
کہ مرنے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر ہوں۔
میرا جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا، حاجی محمد قاسم صاحب
میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے، وہ اپنے گھر
لے گئے، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے ہیں ہوں گے لیکن
رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کر دیا ہے، اس پر مجھے
خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا
کہ تو لوگوں پر کیا بوجھ ہے، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہمارے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے، آمین!

حنور! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے ہیں، کاروباری انہماک کتنے باوجود اتنی محنت و زیاہنت کرتے ہیں۔

میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت

مولانا مصطفیٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام

قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ

میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جانب

سے بہری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفیٰ رضا صاحب

کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے

آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں۔ — ان سے فرمائیں

کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا شکریہ

ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ ثقلیٰ آپ کو خوب خوب نوازے

اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین!

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسمعیل

۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

حسین بن محمد

(مدرس عزم نبوی، مکہ معظمہ)

علم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی
دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب
کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہوگا۔

(صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)



محمد حبی

(مدینہ منورہ)

حضرت اسٹاذِ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام
پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیلیگرام
موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت استاد شیخ عبدالحمید آفندی عطاء نے
فرمایا ہے کہ میں نے مفتی آفندی صاحب کو تقریظ کے لئے مذکور کتاب
ردائہ کردی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریظ جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے
پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔

احمد بن محمد بن محمد خیر السمناری

(مدینہ منورہ)

حقیقت محمدیہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز رہے، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”ابوبکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحا و علماء نے اپنے ادراک کے مطابق جانا پہچانا ہے، مقام قرب میں تفاوت ہے اس لئے مدرکین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روح مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین جاہل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ اساذ فضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مولف نے منکرین کا خوب رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

سید عمر بن سید مصطفیٰ عظیمہ

(مدینہ منورہ)

سعادت ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ عظیمہ، خادمِ حدیث
 حرمِ نبوی عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارفِ ربّانی، استادِ کبیر، عالم
 بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف *الدولة المکیة بالمادة الغیبیة*
 مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر کر جامع و صحیح پایا،
 یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے، میں
 اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،
 آمین!

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



سمت

علی چادر دہ مزمل

عبد القادر جليلي المحسن الخطيب

(مدیریت میزبانی)

[illegible]

٢٢٠ تاريخ التأسيس: ١٣٠٣/١٩١٣ م



عبدالکریم ابن التارذلی بن عزوز التولسی

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، گنجائے دہر حضرت علامہ
شیخ احمد رضا خان کی تالیف: الدولۃ المکیہ دیکھنے
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے مضامین قابلِ اتناء
ہیں جو حقیقت میں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مولانا علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان جیسے
افراد بکثرت پیدا فرمائے آمین!



عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنى الحسینى الجموى

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معجزہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں پہنچے
میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء
فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مولف سلمہ اللہ تعالیٰ
کے بارے میں لکھا ہے۔

آپ کی ذات گرامی مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں
سید احمد علی اور شیخ کریم شہ سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی
تعریف و توصیف کی جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور
ﷺ کے لئے کمال محبت ہے
کے لئے مجھے ان سے محبت ہو گئی اس لئے کہ محبوب کا دوست
محبوب ہو کر رہے۔۔۔۔۔ ہر چیز و انسان سے پرکھا جاتا ہے
ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرنے میں، کاش کہ آپ کے
علاء القیام سے مل جاتے اور آپ کی محبت و مول کی قدر کرتے تو
موت کے بعد یہ رہتے۔

موت کے بعد ان کی خدمت میں شملیں نہ ہوں، ان کا
خارج ہوا۔۔۔۔۔ ہم کو آئے۔

پھر آپ کو بے داع یا کر یا کوس ہوئے، آپ کو اجر عظیم ملا اور آپ کی رغبت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گو باکہ دشمنوں نے نبی کی عزت و حرمت بڑھانے میں سر نو کو ششمن کی چٹانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، — آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ جبریل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اہم کرنا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علم آپ کے سر پر بلند ہے — میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



علی بن علی الرحمانی ،

(مدرسہ عربیہ نبوی، مدینہ منورہ)

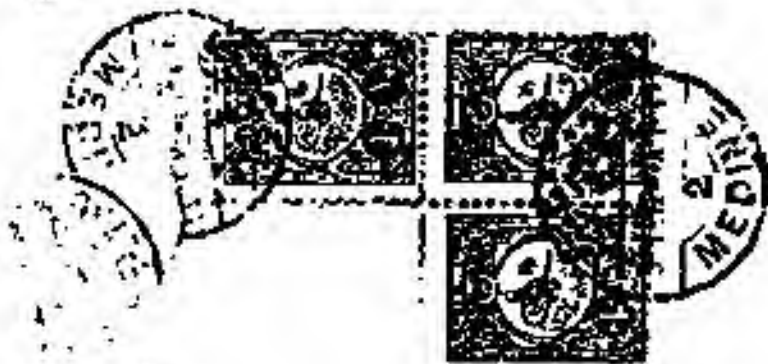
یہ رسالہ عالم علامہ، بحرِ فہامہ، معدنِ فصاحت و براحمت،
 اہل علم اہل السنۃ و الجماعہ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
 ہے، میں نے اس رسلے کو شافی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف
 بزرگ کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے، بیشک وہ اکابرِ علم اہل سنت
 میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی ذات اور ان کی تصانیف سے
 نفع پہنچائے اور ان کے برکات و نفحات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر
 لوٹتا رہے آمین !

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی
 تاریخ کسی ہے۔

وہابیہ کے
 ائمہ کے
 احادیث کے
 مجموعہ

حضرت باس بریلی شریف سے خط لکھا گیا ہے کہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب
 ملت مآثرین بنیاد شریف مولانا احمد رضا خان صاحب
 متع المسکین بطول بکشا بین
 ۱۳۳۱ھ

AN Bansheri
India



بکشا گیا ہے کہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب

۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء میں جس لفافے میں مدینہ منورہ سے بریلی شریف تقریباً ارسال کی گئی اس ٹاپ
 لفافے کا عکس جیل

محمد بن سید الواسع حسینی لادریسی

(مدینہ منورہ)

سال ۱۳۱۰ھ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر سہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولة المکیة بالمادة الغیبیة کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف کے سانہوں نے اہل سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاء امت بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع بے زندگی میں اور انتقال کے بعد بھی ایسی کرامتیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

کوفی بنائی متوسط

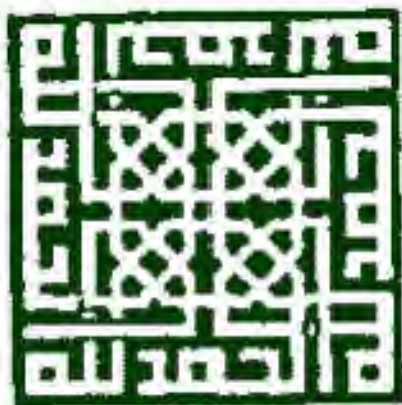


دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
بظور متعکس و دست

محمد توفیق الایوبی الانصاری

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، ناضل مصنف سے میری التجار ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایان شان ہیں کہ وہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہترین عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین! بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیرے حقیقت کے جگر گوشکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی بستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں کرے، آمین!



يعقوب بن رجب

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

مدرس حرم نبوی یعقوب بن رجب ایک خواب عرض کرتا ہے
 جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولة المکیہ حاصل کی۔
 ہو ایک میں دولت مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھا ہوں
 کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے :-
 ”کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم
 کے لائق ہیں۔“

اس سے مجھے انشراح صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب
 کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو
 پورا پڑھ چکا تو حضرت مولف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب
 میں دیکھا کہ حجرہ مقدسہ کا دروازہ طبیب کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ
 داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرت حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے
 داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیالہ دیکھا، میں سمجھا کہ
 اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے
 توقف کیا۔ پھر مجھے معراج سے واپسی پر جنو علیہ الصلوٰۃ و
 السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لارہے تھے

کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے
 بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے
 سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باب طوبہ کے پاس
 کھڑا ہوں اور کتاب (الدولة المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں
 سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب
 بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و
 محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

فصل فی بیان حلال و حرام

محمد یسین بن سعید

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

ادیب لبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولة المکیہ
بالمادة الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابل قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں
سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں
ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ہے اللہ تعالیٰ
اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور
ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے، آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)



مستطاف ابن التامزی بن عزوز التونسی

(مدرس عزم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولة المعیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا
 اس کے مولف رہبر درہما، علامہ اکبر اور عمدة القمامہ ہیں، اپنے علم و کمال
 کی وجہ سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی
 طرف جڑتے ہیں یعنی ہمارے سردار احمد رضا خاں صاحب، ان کی مساعی
 قبول و محمود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری
 رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس سلسلے کی اصولی باتوں کے لفظی حواہر
 کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں فخر کو جولاں کیا
 تو میں نے اس کے بے مثال موتیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا
 اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں روشنیاں بھل گئیں
 اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں
 صحیح و مشہور ہتھول اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 کمالات علیہ کی پاسبان ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کے عین مطابق
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے
 آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولف کو خوب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامع (معقول و منقول) ہیں، وہ ابرہہ بارہاں کی طرح فیضِ رساں ہیں، انہوں نے بندگانِ خدا کو فائدے پہنچاتے اور ان کو راہ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



موسیٰ علی المشاطی لائزہ علی احمد علی لدیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفا پر پایا اور اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت کے دلوں کی جوا ————— اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ سداً آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنف کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں ————— کون؟ ————— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(مدینہ منورہ)

بندہ ضعیف جب ۹ محرم ۱۴۳۳ھ کو چھٹی مرتبہ زیارت روضہ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مولیٰ شریفہ میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجددانہ حاضرہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ شیخ احمد رضا خاں حقانی قادری کی تالیف جلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصہ دراز سے اس رسالے کا مشاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانا سے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محفوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان و قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ دید کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرت مؤلف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مؤلف علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کند ذہنی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور حاسد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قوم سے شکایت ہے جو
افزار پر فخر کرتے ہوئے اس آیہ کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو
مشہور کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیہ
کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین
بغیر ما اکتسبوا فقد احمقوا جہتانا
واشمامینا

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو
مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مولف علامہ کی تحریکی روشنی لینے
باطل دعووں کو بادر ہوا پاتے ————— مثلاً :-

نظرِ اول میں مولف فرماتے ہیں :

”علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے
ادنیٰ سے ادنیٰ بھی کسی کے لئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے“
اور فرماتے ہیں :-

”علم غیر متناہی کئی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ
نہیں کر سکتا بلکہ تمامی جہانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت
اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزار دیں حصے ہیں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سمندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔“
نظرِ ثانی میں فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال
بھی کسی مسلمان کے دل میں نہیں آسکتا۔“
نظرِ ثالث میں فرماتے ہیں:-

”علمِ ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے“
مخلوقات کو صرف علمِ عطائی حاصل ہے۔“
نظرِ خاص میں فرماتے ہیں:-

”ہم کسی مخلوق کا علم اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے
بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔“
پس مخالفین مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں! —
کیسے حق سے بڑے جاتے ہیں!

(۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



یسین احمد الخیاری

(مدکس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے ایک موزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی
 ————— (کونسی کتاب؟) ————— الدولۃ الکیمہ بالمادۃ الغیبیہ
 ————— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قاموس ہے اور
 بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے —————
 کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانہ روزگار اور یکتائے زمانہ ہیں
 ————— کون؟ ————— مولانا الکمال السید احمد رضا خاں
 اللہ تعالیٰ انھوں پر صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباس معرفت میں
 جلوہ گر رکھے، آمین!

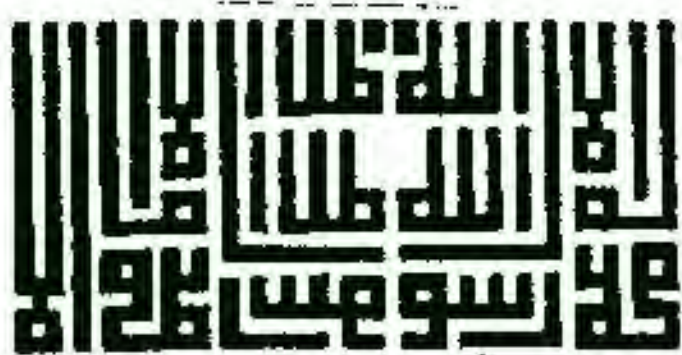
(۱۴ رذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احمد رضا خان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا، میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور سنجی برہان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، حقیقت صاحب بصیر اہل اللہ اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے۔ — اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علماء اہل سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!



عبدالحمید بکری لعطاس شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجدات، اشرف المنذقات
 کے دربار میں بقضیہ زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدیوہ کمار
 حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولة المکیہ) مطالعہ کرایا، اس
 رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ مہدی و محقق مولی
 الہام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائل و فضائل واضح
 طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سنت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں
 اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔
 آمین!



محمد آفندی الحکیم

(مشرق)

بانع و بہار، بے مثل کتاب الدولہ امیکہ سے مطالعہ سے محفوظ رہا۔
میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں بختگی پیدا ہوئی، یہ کتاب مولف
علامہ کے معارفِ نقلیہ و عقلیہ اور شریعتِ محمدیہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے۔
اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے
آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں
کو اپنی عنایت اور حضورِ عبید الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر
قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹائے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں، آمین۔

(۱۴ صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء)



محمّد امین سوید

(دش)

علامہ کبیر، فہامہ مشیر بختن و مدقن کامل شیخ احمد رضا خاں کی
تألیف اردوۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک
ایسا عظیم الشان سایہ دار درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا
جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چمن جو عقائد اہل ایمان کا پھوٹا ہے۔
جسک علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن
اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے
نا آشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائزہ اور واقع ہونے میں کوئی
شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو
آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے
نا آشنا ہے۔

محمد امین السفرجلانی

(دشن)

میں نے اہم کتاب (الدولة المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان
 کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید
 ————— رسالہ مذکورہ، مؤلف علامہ، مرشد فہامہ شیخ احمد رضا خاں
 ہندی کی عظمت شان پر گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے،
 آمین

(۲۴ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)



محمود بن سید العطار

(دشن)

میں نے اس اہم رسلے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ مولفِ علامہ کی تحقیق و تدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ مولف اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علوم غیبیہ عطا یہ حاصل ہیں، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی تائید کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کیسے، آمین!



محمد تاج الدین بن محمد بدیع الدین

(دشق)

۱۳۳۱ھ میں خب دشت سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چو کھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے کہا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مولف بڑے صاحب فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشلوں میں بہترین اور قدر و منزلت والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن جنور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند جوہات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مولف کے اوصاف تفصیل و تطویر سے بے نیاز ہیں، دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکیار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔

محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمصباحی

(دشق)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ
کی بعض عبارات کو دیکھا، یہ اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں
اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ مولف کو بہتر بدلہ
عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ
ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء)



حمد عطا اللہ القسم

(دش)

کتاب دولتِ مکیہ مطالعہ کی، یہ سیدھی راہ دکھانے والی ہے
اور قرآن و حدیث و اقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مولفِ علامہ حضرت شیخ
احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ خوب خوب نوازے اور ان کا فیض عوام و
خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو
فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل
ہماری اودان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)



محمد القاسمی

(دشمن)

علم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
الدولۃ المکیہ بالمناقب الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابل مبارک باد ہیں کہ ان مباحث
میں غور و فکر کے بعد گروہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کر دیا، یہ
عینِ حق ہے کیونکہ مؤلف کتاب فضائل و کمالات کے ایسے جامع
ہیں جن کے سامنے بڑے سے بڑا پیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور
بیٹے ہیں۔ ان کی فضیلت کا یقین دشمن و دوست دونوں کو ہے ان کا
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

محمد القاسمی

محمد یحییٰ القلیٰ لنقشبندی

(دش)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لئے آپ واسطہ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو چاہے کو کیا پتا! ————— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حبشیہ سے تلے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب

۳۷

محمد یحییٰ المکتبی الحسینی

(دش)

مجاورہ مدینۃ النبیؐ استاد محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ
 محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا،
 میں نے اس رسالے کو عقائد سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کا غیب کے متعلق خبر دینا آپ کی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے،
 ابنِ نمیبہ نے بھی ابواب الصحیح میں ان کا ذکر کیا ہے، کوئی اس بات سے انکار
 نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیروں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر
 مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھل ہوا ہے، مثلاً حضرت
 نوح علیہ السلام حضرت خضر کا واقعہ، اور تو اور نہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کے
 واقعات اور بارہے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدیع الدین محدث
 سے جی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو انبیاء غیبیہ سے متعلق ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو منور فرمائے اور ہم
 تمام لوگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو آمین!

(۷ صفر ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۹ء)

مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(اشق)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو طاملاً نہیں جاسکتا، تعمیل ارشاد میں یہ چند کلمات لکھتے ہیں :-

حضرت مولف علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جناب مولف کی وسعت علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ بخیر الجزاء۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔



ابراہیم عبد المعطی

(قبرہ)

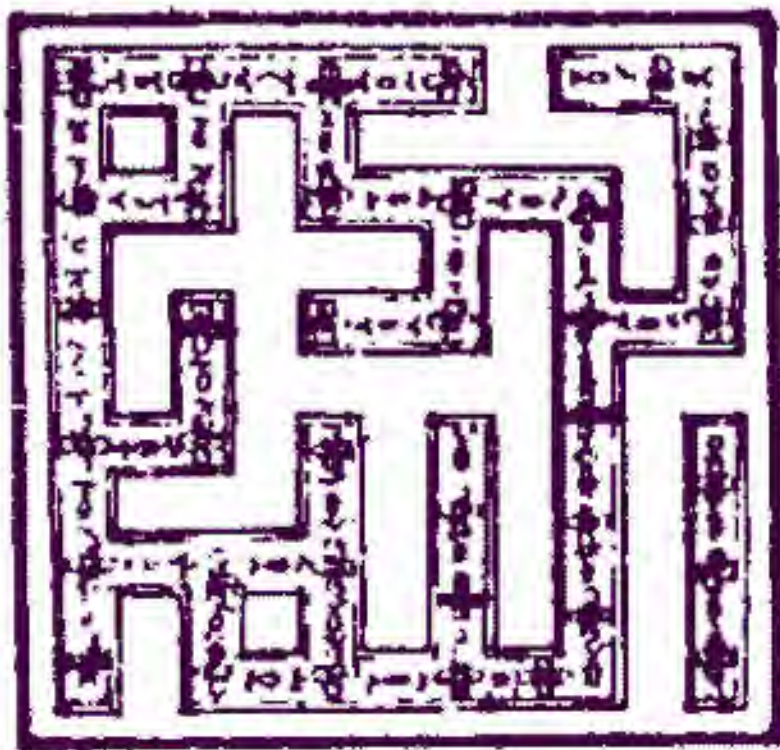
یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو دین حق اور مشرب صحیح
 کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے ہر پڑھنے والے
 کو نفع بخشے۔ آمین !



عبدالرحمن المدد خن المصری

(قاہرہ)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ہم زیارت
 قبر شریف سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ
 کے بعض افاضل نے رسالہ مذاہم الدولۃ المکیہ کی خبر دی، میری زندگی کی
 قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی دوائی دلائل جمع کر دیئے
 ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت و جماعت
 کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دیے جو نیک بات سنتے بھی ہیں
 اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، واکھد اللہ رب العالمین!



محمد سعید بن عبدالقادر قادری لنقشبندی

(بغداد شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخر نام
مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براین
پر مبنی ہے اور وہی اہل ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال
کی مخالفت کرے وہ اہل کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی
محتاج نہیں، دین اسلام میں واضح ہے۔



مطبوعات مرتب

(تصانیف)

نمبر شمار	عنوان کتاب	مقام طبابت	سن طبابت
۱-	شہد محمد غوث گوالیاری	میرپور خاص	۱۹۶۴ء
۲-	تذکرہ مظہر مسعود	کراچی	۱۹۶۹ء
۳-	فاضل بریلوی اور ترکہ برالات	لاہور	۱۹۷۰ء
۴-	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	لاہور	۱۹۷۱ء
۵-	حیات مظہری	کراچی	۱۹۷۲ء
۶-	عاشق رسول	لاہور	۱۹۷۶ء
۷-	سیرت محمدیہ والعنہ ثانی		۱۹۷۷ء
۸-	مولانا کمال	کراچی	۱۹۷۷ء
۹-	قلام الامام	(مؤلف مطبوعہ)	۱۹۷۸ء
۱۰-	عقود کی استمداد	(انگریزی) لاہور	۱۹۷۸ء
۱۱-	عاشق الرسول، سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲-	حیات فاضل بریلوی	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۳-	تحریرات زائد ہند اور اودال اعظم	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۴-	نسبت کی نشانی	کراچی	۱۹۸۰ء

۱۹۸۱ء	لاہور	۱۵۔ اکرام امام احمد رضا
۱۹۸۱ء	لاہور	۱۶۔ حیاتِ امام احمد رضا
۱۹۸۱ء	"	۱۷۔ حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال

تالیفات

۱۹۶۷ء	کوئٹہ	۱۸۔ دائمی تقویم
۱۹۶۷ء	کراچی	۱۹۔ منظر الاخلاق
۱۹۶۹ء	کراچی	۲۰۔ ارکانِ دین
۱۹۶۹ء	کراچی	۲۱۔ مکاتیبِ مظہری
۱۹۶۹ء	کراچی	۲۲۔ مواظظِ مظہری
۱۹۶۹ء	کراچی	۲۳۔ فتاویٰ مظہری
۱۹۷۶ء	لاہور	۲۴۔ منظر العقائد
۱۹۷۸ء	لاہور	۲۵۔ شاعرِ محبت
۱۹۷۸ء	لاہور	۲۶۔ فتاویٰ سعودی (زیر طبع)
۱۹۸۱ء	لاہور	۲۷۔ نگاہِ بے گناہی

تراجم

۱۹۵۷ء	محید آباد سندھ	۲۸۔ محید آباد کی معاشی تاریخ
۱۹۶۴ء	لاہور	۲۹۔ تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات

۱۹۷۲ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۳ء

۱۹۷۳ء

۳۰۔ ویرینا کے دو شریعتی اداسے

۳۱۔ دائرہ معارف امام احمد رضا

۳۲۔ اجالا

۳۳۔ ماہ و انجم

مقالہ ڈاکٹریٹ

۱۹۷۰ء

۳۴۔ اردو میں قرآنی تراجم و تصانیف (غیر طبیعہ)

کُلُّ مَنْ عَلَّمَا نَافِلٌ